بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰهُ بِبَدۡرٍ وَّ اَنۡتُمۡ اَذِلَّةٌ

جلد 47　شمارہ 40

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

9 جمادی الثانی 1419 ہجری یکم اخاء 1377 ہش یکم اکتوبر 98ء

لندن ۲۶ ستمبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں۔ الحمد للہ۔

حضور انور نے کل مسجد فضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو امانتوں کا حق ادا کرتے ہوئے تقویٰ کی باریک راہیں اختیار کرنے کی تلقین فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

اللهم ايد امامنا بروح القدس وبارك لنا فى امره و عمره

اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے

……﴿ كلمات طيبات سيدنا حضرت مسيح موعود و مهدى معهود عليه الصلوٰة والسلام ﴾……

دنیا میں صرف دو زندگیاں قابل تعریف ہیں۔ (ا) ایک وہ زندگی جو خود خدائے حیّ قیوم مبدء فیض کی زندگی ہے۔ (۲) دوسری وہ زندگی جو فیض بخش اور خدا نما ہو۔ سو آؤ ہم دکھاتے ہیں کہ وہ زندگی صرف ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہے جس پر ہر ایک زمانہ میں آسمان گواہی دیتا رہا ہے اور اب بھی دیتا ہے اور یاد رکھو کہ جس میں فیاضانہ زندگی نہیں وہ مردہ ہے نہ زندہ۔ اور مَیں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کا نام لیکر جھوٹ بولنا سخت بدذاتی ہے کہ خدا نے مجھے میرے بزرگ واجب الاطاعت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی دائمی زندگی اور پورے جلال اور کمال کا یہ ثبوت دیا ہے کہ مَیں نے اس کی پیروی سے اور اس کی محبت سے آسمانی نشانوں کو اپنے اوپر اُترتے ہوئے اور دل کو یقین کے نور سے پُر ہوتے ہوئے پایا اور اس قدر نشان غیبی دیکھے کہ ان کھلے کھلے نوروں کے ذریعہ سے میں نے اپنے خدا کو دیکھ لیا ہے۔ خدا کے عظیم الشان نشان بارش کی طرح میرے پر اتر رہے ہیں اور غیب کی باتیں میرے پر کھل رہی ہیں۔ ہزارہا دُعائیں اب تک قبول ہو چکی ہیں۔ اور تین ہزار سے زیادہ نشان ظاہر ہو چکا ہے۔ ہزارہا معزز اور متقی اور نیک بخت آدمی اور ہر قوم کے لوگ میرے نشانوں کے گواہ ہیں اور تم خود گواہ ہو۔ اور مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے کہ اگر کوئی سخت دل عیسائی یا ہندو یا آریہ میرے ان گذشتہ نشانوں سے جو روزِ روشن کی طرح نمایاں ہیں انکار بھی کر دے اور مسلمان ہونے کیلئے کوئی نشان چاہے اور اس بارے میں بغیر کسی بیہودہ حجت بازی کے جس میں بدنیتی کی بو پائی جائے سادہ طور پر یہ اقرار بذریعہ کسی اخبار کے شائع کر دے کہ وہ کسی نشان کے دیکھنے سے گو کوئی نشان ہو لیکن انسانی طاقتوں سے باہر ہو اسلام کو قبول کرے گا تو مَیں امید رکھتا ہوں کہ ابھی ایک سال پورا نہ ہو گا کہ وہ نشان کو دیکھ لیگا کیونکہ میں اس زندگی میں سے نور لیتا ہوں جو میرے نبی متبوع کو ملی ہے۔ کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے۔ اب اگر عیسائیوں میں کوئی طالب حق ہے یا ہندوؤں اور آریوں میں سے سچائی کا متلاشی ہے تو میدان میں نکلے اور اگر اپنے مذہب کو سچا سمجھتا ہے تو بالمقابل نشان دکھلانے کیلئے کھڑا ہو جائے۔ لیکن میں پیشگوئی کرتا ہوں کہ ہر گز ایسا نہ ہو گا۔ بلکہ بدنیتی سے پیچ در پیچ شرطیں لگا کر بات کو ٹال دینگے۔ کیونکہ ان کا مذہب مُردہ ہے اور کوئی ان کیلئے زندہ فیض رسان موجود نہیں جس سے وہ روحانی فیض پا سکیں اور نشانوں کے ساتھ چمکتی ہوئی زندگی حاصل کر سکیں۔ اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو! اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو! مَیں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔

(تریاق القلوب صفحہ ۱۰ تا ۱۲ ایڈیشن نومبر ۱۹۷۹ء ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

جلسہ سالانہ قادیان ۹۸ء

جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ ۵-۶-۷ / دسمبر ۱۹۹۸ء بروز ہفتہ - اتوار - سوموار منعقد ہو گا۔

احباب جماعت اس بابرکت سفر کی تیاری شروع فرمائیں اور دُعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب و بابرکت فرمائے۔ (ادارہ)

یہ سال خدا کے خاص فضلوں کا سال ہے

امسال ۹۳ ممالک کی ۲۲۳ قوموں کے ۵۰ لاکھ ۴ ہزار ۵۹۱ افراد احمدیت میں شامل ہوئے۔ ۲۵۶۲ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا۔

ہجرت کے چودہ سالوں میں (پاکستان کے علاوہ) ۱۰۹۲۹ جماعتوں اور ۶۱۱۲ مساجد کا اضافہ ہو چکا ہے۔

پانچ سالوں میں صرف فرنچ سپیکنگ ممالک میں بیعتوں کی تعداد ۵۶ لاکھ ۵۰ ہزار ۵۱۱ ہے۔

جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۸ء کے دوسرے روز یکم اگست بروز ہفتہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطاب کا خلاصہ

یہ خلاصہ ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ ہدیۂ قارئین کر رہا ہے

دوسری قسط

اسلام آباد، ٹلفورڈ (یکم اگست): آج جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۳ ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کے دوسرے اجلاس میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ عالمگیر کی تبلیغ و تربیت اور خدمت خلق کے مختلف کاموں کی تفاصیل اور ان کے حیرت انگیز اثرات اور اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں اور نصرت و تائید کا نہایت ایمان افروز تذکرہ فرمایا۔

ایم ٹی اے کے اثرات و برکات: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کے نیک اثرات و برکات اور اس سلسلہ میں دلچسپ ایمان افروز واقعات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مبلغ بیلجیم لکھتے ہیں کہ مراکش کے ایک نوجوان جو بیلجیم میں مقیم ہیں ایک دن مشن ہاؤس آئے۔ معلوم ہوا کہ وہ ایم ٹی اے کے پروگرام لقاء مع العرب سے پہلے ہی شناسا ہیں۔ تقریباً دو ماہ وہ باقاعدگی سے مشن ہاؤس میں آکر لقاء مع العرب کے پروگرام دیکھتے رہے اور جماعت کی صداقت کے پوری طرح

(باقی صفحہ ۷ پر ملاحظہ فرمائیں)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لا اله الا الله محمد رسول الله

ہفت روزہ بدر قادیان ادار یہ یکم اکتوبر 1998

”وحدتِ ادیان“ کا حقیقی مفہوم

(قسط آخری)

گزشتہ گفتگو میں ہم تحریک ”وحدت ادیان“ کے ضمن میں ذکر کر رہے تھے کہ وحدت ادیان کا حقیقی مفہوم یہ ہے کہ اوّل تو سب اہل مذاہب اس ایک مذہب میں ضم ہو جائیں جس کی روشن تعلیمات سے وہ فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ لیکن جب تک مکمل وحدت نہیں اختیار کر سکتے تو جن اُمور میں متفق و متحد ہوں کم از کم ان میں ہی وحدت اختیار کر لیں بصورت دیگر وحدت کے جتنے بھی طریق اپنائے جائیں گے وہ سب بناوٹی مصنوعی اور غیر حقیقی ہوں گے اور غیر حقیقی پھولوں سے کبھی خوشبو نہیں آسکتی۔

آج کی گفتگو میں ہم بتاتے ہیں کہ تحریک وحدتِ ادیان کے داعی جن کتب کو ایک جلد میں یا جن عبادت خانوں کو ایک ہی احاطے میں رکھ کر مصنوعی وحدت کے خواہاں ہیں کیا یہ کتب بھی اس مخلصانہ مشورہ کو صحیح تسلیم کرتی ہیں؟

چنانچہ جب ہم ہندو کتب مقدسہ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں صاف معلوم ہوتا ہے کہ ”وید“ اپنے علاوہ اور کسی کو صحیح تسلیم ہی نہیں کرتے کیونکہ وید کے نزدیک وہی مقدس و مظہر الہام ہے اور اس کے علاوہ دیگر کتب میں منسوب الہامات سب جھوٹے ہیں اسی طرح وید کے نزدیک سوائے سنسکرت زبان کے الہام ہو ہی نہیں سکتا۔

دوسرے وید کی مقدس تعلیم دنیا کی صرف محدود قسم کی اونچی ذات کے علاوہ کسی اور کو وید کے پڑھنے کا حق بھی نہیں دیتی پھر بھلا محرکین وحدت ادیان اس کتاب کو سب انسانوں کیلئے کس طرح پیش کر سکتے ہیں اور کیا ان کا اس رنگ میں پیش کرنا مقدس وید کی نافرمانی نہیں ہوگی منوسمرتی میں لکھا ہے کہ براہمن کے علاوہ شودر اگر وید کو پڑھے یا ویدوں کا اُپدیش دے تو راجا اس کے منہ اور کان میں کھولتا ہوا تیل ڈلوادے۔

(دیکھو منوسمرتی ادھیائے 8 شلوک نمبر 272)

اب ایسی صورت میں وید کو خواہ الگ کتاب کی شکل میں رکھو یا دیگر مقدس کتب کے ساتھ پیش کرو کون وید کو پڑھنے کی جرأت کر سکتا ہے۔

پھر حضرت عیسیٰ فرماتے ہیں۔

”میں اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کی طرف نہیں بھیجا گیا۔ (متی 15/23)

پھر وہ فرماتے ہیں۔

”غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا۔ (متی 6-10/5)

پس واضح ہوا کہ جب خود انجیل کی تعلیم یہ ہے کہ وہ سوائے بنی اسرائیل کے کسی کیلئے ہدایت نامہ نہیں تو پھر اُسے دوسروں کی ہدایت کیلئے پیش کرنا تو مدعی ست اور گواہ چست کا مصداق ہوگا۔

ہاں قرآن مجید ہی ایک ایسی مقدس کتاب ہے جو یہ دعویٰ کرتی ہے کہ وہ سب انسانوں اور سب زمانوں کیلئے مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

قُلْ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّی رَسُولُ اللّٰهِ اِلَيكُم جَمِيْعا ۨالَّذِی لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰت والأرضِ (الاعراف: 159)

کہہ دے اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس خدا کی طرف سے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں جس کے لئے آسمان و زمین کی بادشاہت ہے گویا قرآنی تعلیم صرف براہموں کیلئے یا کسی مخصوص طبقے کیلئے نہیں بلکہ اس کو پڑھنے اور سننے کا ہر ایک کو حق حاصل ہے۔ یہ تعلیم صرف بنی اسرائیل کیلئے نہیں بلکہ دُنیا کی تمام انسانی مخلوق کیلئے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دُنیا کے تمام انسانوں کو قرآن مجید ایک پلیٹ فارم پر کھڑا کرتا ہے گویا دوسرے لفظوں میں ”وحدت انسانی“ کا نعرہ لگاتا ہے۔ فرمایا۔

يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْباً وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ (الحجرات: 14)

اے لوگو ہم نے تم کو مرد و عورت سے پیدا کیا ہے یعنی دُنیا کے تمام لوگوں کی پیدائش ایک ہی طریق سے ہوئی ہے۔ اس لئے کسی کو کسی پر کوئی امتیاز حاصل نہیں پھر فرمایا ہم نے تم کو گروہوں اور قبیلوں میں اس لئے بنایا ہے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو ورنہ کسی گروہ یا ورن یا ذات کو ایک دوسرے پر کوئی فضیلت نہیں۔ فضیلت صرف متقی انسان کو ہے جس کے اعمال اچھے ہیں وہ افضل و اکرم انسان ہے۔

قرآن مجید کی اس زرین تعلیم کی روشنی میں آنحضرت ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

”تمام انسان خواہ کسی قوم اور کسی حیثیت کے ہوں انسان ہونے کے لحاظ سے ایک درجہ رکھتے ہو یہ کہتے ہوئے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملا دیں اور کہا جس طرح ان دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں برابر ہیں اسی طرح تم بنی نوع انسان آپس میں برابر ہو تمہیں ایک دوسرے پر فضیلت اور درجہ ظاہر کرنے کا کوئی حق نہیں تم آپس میں بھائیوں کی طرح ہو۔“

(بحوالہ دیباچہ تفسیر القرآن مؤلفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ صفحہ 354-355)

اس موقعہ پر ہم ہندو مذہب عیسائی مذہب اور اسلام مذہب کی مقدس کتب کی روشنی میں ثابت کر چکے ہیں کہ اول الذکر دونوں مذاہب کی مقدس کتب ہرگز براہموں اور بنی اسرائیل کے علاوہ دیگر مذاہب یا اقوام کے لوگوں کو ان کے مذہب کو اپنانے کی تعلیم نہیں دیتیں۔ صرف قرآن مجید ہی ہے جو تمام انسانوں کو اپنے روح پرور سایہ میں آنے کی دعوت دیتا ہے اور قرآن مجید ہی ہے جو اپنے کامل و مکمل ہونے کا اعلان بھی کرتا ہے فرمایا۔

” اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِی وَرَضِيْتُ لَكُمُ الاِسْلَامَ دِيْنًا“ (المائدہ: 4)

آج کے دن میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور میں نے اپنی حکمت تم پر کامل کر دی ہے اور میں نے اسلام دین کو پسند کر لیا ہے۔

قرآن مجید کے علاوہ اور کوئی مذہب یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ اس کی تعلیم ہر لحاظ سے اکمل واتم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک ہندو لاء اور کرسچن لاء میں ہزاروں قسم کی ترمیمیں ہو چکی ہیں۔ ابھی حال ہی میں ماہنامہ ”مسیحی دُنیا“ نے اپنی اشاعت ستمبر ۹۸ء میں لکھا ہے کہ بہت سے عیسائی انجیل کی تعلیم کے خلاف آواز اٹھاتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ طلاق کے قانون کو عیسائیوں کیلئے بھی نرم بنایا جائے جبکہ کچھ عیسائی اُسے انجیل کی تعلیم کے خلاف قرار دے رہے ہیں۔ ہندو مذہب والے تو اپنی شریعت کے خلاف طلاق کے قانون کی سہولت حاصل کر چکے ہیں اسی طرح ہندو بیواؤں کی بھی اب شادیاں ہو رہی ہیں۔ ہندو عورتوں کو بھی ورثے میں حصہ ملنے لگا ہے۔

چھوٹے بھائیوں کو بھی ورثے میں حصہ مل رہا ہے ورنہ ہندو قانون کے مطابق عورت اور خاندان کے چھوٹے بھائی ورثہ سے محروم تھے یہ قرآن مجید کا احسان ہے کہ ان مذاہب کو بھی ان قوانین کے بنانے میں مدد دی۔ پس قرآن مجید کے علاوہ دیگر مذاہب کی کتب مقدسہ ہرگز اپنی کاملیت کا دعویٰ نہیں کر سکتیں کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ عملی طور پر مکمل ہیں بھی نہیں قرآن مجید ہی ہے جو ان کی تعلیمات کو سہارے دے رہا ہے۔

پس ”وحدت ادیان“ کے حامیوں کو چاہئے کہ اگر حقیقی اور غیر مصنوعی وحدت چاہتے ہیں تو قرآن مجید کے سائے تلے وحدت اختیار کریں کیونکہ یہی سایہ راحت بخش اور پر سکون ہے۔

اس کے علاوہ لطف کی بات یہ ہے کہ قرآن مجید کی تعلیم کو ماننے سے کسی بھی مذہب والے کو اپنے اپنے مذہب کا انکار نہیں کرنا پڑتا کیونکہ دیگر مذاہب کے مقابلہ میں قرآن مجید یہ تسلیم کرتا ہے کہ اُس سے قبل جس قدر بھی انبیاء و رسل ورشی اوتار جو مختلف مذاہب۔ مختلف اقوام اور مختلف خطوں میں آئے سب اپنے اپنے وقت کے اعتبار سے سچے اور خدا کے فرستادہ تھے۔ قرآن مجید کا ماننے والا نہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جھٹلاتا ہے نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کرتا ہے۔ نہ شری کرشن جی کو جھوٹا کہتا ہے اور نہ شری رامچندر جی کی نندا کرتا ہے کیونکہ قرآن مجید کا فرمان ہے۔

وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ (الفاطر: 25)

یعنی ہر قوم میں خدا کی طرف سے برائیوں سے ڈرانے والے آئے ہیں۔ پھر فرمایا:۔

وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (الرعد: 8)

ہر قوم میں خدا کے ہادی آئے ہیں۔

پھر ایک مقام پر فرمایا کہ بہت سے نبی آئے ہیں ان میں سے بعض کا ذکر ہم کر رہے ہیں اور بعض کا ذکر نہیں کر رہے۔ اس طرح آنحضرت ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا۔

كَانَ فِی الْهِنْدِ نَبِياً اَسْوَدًا للَّوْنِ اِسْمُه كَاهِنًا

(تاریخ ہمدان دیلمی ردیف کاف)

کہ ہندوستان میں ایک سانولے رنگ کا نبی پیدا ہوا تھا اسی کا نام کاھنا (کنہیا) تھا۔

پس قرآن مجید کو مان کر کسی بھی مذہب والے کو اپنے مذہب کے انبیاء اور مقدس کتب کا انکار کرنے یا ان کو جھٹلانے کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ قرآن مجید کے ماننے سے دیگر مذاہب کے انبیاء اور کتب مقدسہ پر ایمان مزید پختہ ہوتا ہے۔

پس حقیقی وحدت ادیان تو یہ ہے کہ ہم اس دین میں وحدت اختیار کریں جو سب کو اپنے راحت بخش سائے تلے آرام پہنچانے اور سب کو اپنے اندر سمونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و امام مہدی مذہب اسلام کو ایک گلشن قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ھے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگانِ دشتِ خار

(منیر احمد خادم)

GUARANTEED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Soniky
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

خطبہ جمعہ

سختی سے پیش آنا یا سختی کی تعلیم دینا یہ اسلام کے منافی ہے

ہمارا اشاعت دین کا کام اس امر پر مبنی ہے کہ حضرت اقدس محمدؐ رسول اللہ کی نصائح پر پوری طرح احتیاط کے ساتھ کاربند رہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۳۱ر جولائی ۱۹۹۸ء بمطابق ۳۱ر وفا ۱۳۷۷ ہجری شمسی بمقام اسلام آباد، ٹلفورڈ (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾

(سورۃ العنکبوت آیت ۸)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ان مومن بندوں سے جو ایمان لائے، نیک عمل بجالائے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۔ ہم ضرور ان سے ان کی برائیاں دور کر دیں گے وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور اس سے بڑھ کر جزاء یہ کہ انہیں ان کے بہترین اعمال کا بدلہ دیں گے۔ یعنی جو کم تر اعمال ہیں ان کو نظر انداز فرماتے ہوئے ان کو جو بھی بہترین اعمال بجالانے کی توفیق ملے گی۔ ہم ان کو ان بہترین اعمال کا بدلہ دیں گے۔ یہ عنوان ہے آج کے خطبے کا اور اسی آیت کے تتبع میں جو میں نے آپ کے سامنے پڑھی ہے میں حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات کے ذریعے آپ کے سامنے کچھ نصائح کرنا چاہتا ہوں۔

بخاری کتاب الجهاد باب ما يكره من التنازع والاختلاف فى الحرب میں یہ روایت ہے عَن سَعيد ابن ابى بُردَةَ عَن اَبيه عَن جَدّه اَنَّ النَّبى ﷺ بعث معاذاً و ابا مُوسىٰ اِلَى اليمن فقال يَسّرا وَ لا تُعَسّرَا وَ بَشّرَا ولَا تُنفرا وَ تطَاوَعَا وَ لاَ تَختَلِفَا۔ یہ حدیث میں نے عربی میں بھی پڑھ دی ہے مگر آگے آئندہ وقت بچانے کے لئے میں صرف ترجمہ ہی پیش کرتا رہوں گا ورنہ شاید یہ مضمون ایک گھنٹے میں سمیٹا نہ جاسکے۔ سعید بن ابی بردہ کے دادا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے معاذ اور ابو موسیٰ کو یمن روانہ کیا اور یمن بھیجتے ہوئے یہ نصیحت فرمائی کہ لوگوں کے لئے آسانی پیدا کرنا، ان پر سختی نہ کرنا، انہیں خوش رکھنا اور نفرت نہ پھیلانا اور آپس میں اتفاق رکھنا، اختلاف میں نہ پڑنا۔

دوسری حدیث بخاری کتاب العلم سے لی گئی ہے۔ اس میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ آسانی پیدا کرو، سختی نہ کرو اور خوشی کی بات سناؤ اور نفرت نہ دلاؤ۔ اس موقع پر جبکہ دنیا بھر سے احمدی اور بہت سے زائرین تشریف لائے ہوئے ہیں حضرت اقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی یہ نصیحت میں آپ کے سامنے دوہرا رہا ہوں۔ دراصل احمدیت کی اشاعت کا مقصد یہ ہے جو ان دو احادیث میں بیان فرمادیا گیا ہے۔ **سختی سے پیش آنا یا سختی کی تعلیم دینا یہ اسلام کے منافی ہے۔** اور اسلام کا لفظ اس تعلیم کے منافی ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ مذہب کا نام تو اسلام ہو یعنی سلامتی کا پیغام دے رہا ہو اور سختی کی تعلیم ہو اور نفرت کی تعلیم ہو۔ پس یہ بات اچھی طرح پلے باندھ لیں کہ **ہمارا اشاعت دین کا کام اس امر پر مبنی ہے کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ان نصائح پر پوری طرح احتیاط کے ساتھ کاربند رہیں۔**

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بخاری کتاب اللباس میں یہ روایت مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا، اے لوگو! اپنی طاقت کے مطابق اعمال بجالاؤ کیونکہ تم تھک جاتے ہو اللہ نہیں تھکتا۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اعمال وہ ہیں جو اگرچہ تھوڑے ہوں لیکن ان میں دوام ہو۔ چونکہ جماعت احمدیہ عالمگیر کو بکثرت ایسی نصائح کی جارہی ہیں، بکثرت ان کو ہدایت دی جارہی ہے کہ سب دنیا کی ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھالیں اور جس حد تک توفیق ملے بنی نوع انسان کی خدمت سرانجام دیں اس لئے اس خدمت کو انجام دینے کا طریق بیان کرنا بھی ضروری ہے اور ایسی خدمت سرانجام دیں جس میں وہ نہ تھکیں نہ ماندہ ہوں اور کسی وقت اکتا کر اسے چھوڑ نہ بیٹھیں۔ یہ خدمت کی تعریف ہے جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمائی۔

چنانچہ فرمایا اے لوگو! اپنی طاقت کے مطابق اعمال بجالاؤ اور یاد رکھیں کہ آپ کی طاقت نیک اعمال بجالانے سے بڑھتی رہے گی۔ اس لئے بہت گہری نصیحت ہے، بہت بڑے بڑے کام آپ سے متوقع ہیں لیکن بیک وقت اچانک آپ ان پر ہاتھ نہیں ڈال سکتے۔ اسلئے گھبرا کر، اپنی طاقت سے بڑھ کر کام سرانجام دینے کی کوشش نہ کریں، اگر ایسا کریں گے تو آپ تھک جائیں گے اور بالآخر اس کام کو بالارادہ یا مجبوراً ترک کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اس نصیحت کو خوب اچھی طرح یاد رکھیں۔ تم تھک جاتے ہو، اللہ نہیں تھکتا۔ اللہ کے کام تو اس دنیا میں جاری رہنے والے کام ہیں اور بہت وسیع ہیں۔

سب دنیا کو اللہ کی راہ کی طرف بلانا اور اس راہ پر چلنے میں ان کی مدد کرنا، ان کی تعلیم و تربیت کر کے بے خدا انسانوں کو باخدا انسان بنادینا یہ ایسا کام نہیں ہے جسے کوئی قوم بھی مکمل طور پر سرانجام دے سکے۔ پس اگر زبردستی اپنے آپ کو مشقت میں ڈالو گے تاکہ اللہ کا کام پوری طرح سرانجام دے لو تو یہ کام ختم ہونے والا نہیں ہے۔ اللہ تو نہیں تھکے گا۔ اگر اس سے مقابلہ کرنا ہے تو دوڑ کر دیکھ لو تم تھک جاؤ گے اور اللہ نہیں تھکے گا۔ اس لئے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اعمال وہ ہیں جو اگرچہ تھوڑے ہوں مگر ان میں دوام ہو، ہمیشہ کے لئے کئے جائیں۔

حضرت ابی وائل سے ایک حدیث مروی ہے اور یہ بخاری کتاب العلم سے لی گئی ہے۔ ابو وائل نے روایت بیان کی عبداللہ بن مسعود کے متعلق۔ وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود ہر جمعرات کو لوگوں کو وعظ کیا کرتے تھے۔ ایک شخص نے ان سے کہا اے ابو عبدالرحمٰن میری خواہش ہے کہ آپ روزانہ ہمیں وعظ کیا کریں۔ حضرت عبداللہ فرمانے لگے کہ میرے لئے یہ کوئی مشکل امر نہیں مگر مجھے پسند نہیں کہ تمہیں تھکا دوں۔ میں موقع اور وقت کی مناسبت سے تمہیں وعظ کرتا ہوں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم موقع اور وقت کی رعایت سے ہمیں نصیحت فرمایا کرتے تھے۔ آپؐ ہمارے اکتا جانے کا خیال فرماتے ہوئے ایسا کیا کرتے تھے۔

حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا یہ طریق تھا کہ نگاہ رکھتے تھے کہ کوئی کمزور تھک نہ جائے اور کسی بیمار پر ضرورت سے بڑھ کر بوجھ نہ ڈالا جائے۔ نماز میں بھی اس بات کی پابندی اختیار فرمایا کرتے تھے۔ یعنی جب خدا کے حضور حاضر ہوتے اور تمام تر توجہات کو اللہ کے حضور پیش کر دیتے تو اس وقت بھی ایک بچے کے رونے کی آواز آپ کو اپنی طرف متوجہ کر دیا کرتی تھی۔ چنانچہ ابو قتادہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، بخاری کتاب الاذان سے حدیث لی گئی ہے، میں نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں اور میرا ارادہ یہی ہوتا ہے کہ اس میں تلاوت لمبی کروں پھر کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اس کی ماں کو تکلیف میں ڈالنا مجھ پہ گراں گزرتا ہے سو میں نماز مختصر کر دیتا ہوں۔

اب ایک لمبی روایت ہے میرے خیال میں جس طرح وقت گزر رہا ہے غالبًا میں عربی عبارت پڑھنے کے باوجود بھی وقت کے اندر انشاء اللہ اس خطبے کو ختم کر سکوں گا۔ حدثنا جابر ابن عبدالله ان معاذابن جبل رضی الله عنه کا ن یصلی مع النبی ﷺ ثم یاتی قومه فیصلّی بهم الصلوٰة فقرابهم البقرة قال فتجوز رجل فصلی صلوٰة خفیفة فبلغ ذٰلك معاذاً فقال انه منافق فبلغ ذٰلك الرجل فاتی النبی ﷺ فقال یا رسول الله اناقوم نعمل بایدینا و نسقی بنواضحنا و ان معاذاً صلی بنا البارحة فقرأ البقرة فتجوزت فزعم انی منافق فقال النبی ﷺ "یا معاذ أفتان انت؟ ثلاثا. اقرأ والشمس و ضحٰها و سبح اسم ربك الاعلیٰ و نحوهما. (بخاری کتاب الادب باب من لم یرا کفاراً من قال ذاك متاولا او جاهلا)

اس حدیث کا اب عام فہم ترجمہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں بتایا کہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرض نماز آنحضرت ﷺ کے پیچھے پڑھتے تھے اور پھر اپنی قوم میں جا کر امامت کراتے تھے۔ ایک تو یہ بات پیش نظر رکھیں کہ غالبًا صبح کی نماز ان نمازوں میں پیش نظر نہیں ہے کیونکہ صبح کی نماز کے لئے یہ ناممکن تھا کہ آپ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے اور پھر واپس جا کر اپنی قوم میں امامت کرواتے اور پھر لمبی سورتیں بھی پڑھتے اس لئے اس نماز کو مستثنیٰ سمجھیں غالبًا مغرب اور عشاء کی نمازیں مراد ہیں کیونکہ ان میں اونچی آواز سے تلاوت کی جاتی ہے۔

ایک دفعہ انہوں نے نماز میں سورۃ بقرہ شروع کر دی۔ بہت لمبی سورۃ ہے، تقریبًا تمام قرآن کی تعلیمات اس سورۃ میں بیان ہوئی ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی نماز مختصر کر لی یعنی ان سے الگ ہوا، نماز مختصر پڑھی اور چلا گیا۔ اس بات کا علم جب معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہوا تو انہوں نے فرمایا یہ شخص منافق ہے۔ جب یہ بات اس تک پہنچی وہ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسولؐ اللہ ہم لوگ سارا دن محنت کرتے ہیں اور اونٹوں پر پانی بھر کر لاتے ہیں۔ معاذ نے گزشتہ رات ہمیں نماز عشاء پڑھائی جس میں انہوں نے سورۃ بقرہ کی تلاوت کی۔

نماز عشاء کا نام لینے سے یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ مغرب کی نماز میں بھی لمبی تلاوت نہیں ہو سکتی تو وہ ایک ہی نماز تھی جس میں رات بارہ بجائے جا سکتے تھے اور وہ عشاء کی نماز تھی۔ جس میں انہوں نے سورۃ بقرہ کی تلاوت کی۔ میں نے الگ ہو کر مختصر نماز پڑھ لی۔ معاذ نے مجھے منافق قرار دیا۔ معلوم ہوتا ہے معاذ وہاں موجود تھے اس کی وجہ یہ ہے کہ معاذ عشاء کی نماز میں بلکہ ہر نماز میں موجود ہوتے تھے تو یہ شکایت ان کی موجودگی میں کی گئی۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے معاذ سے تین بار فرمایا کہ کیا تو فتنہ پیدا کرتا ہے، کیا تو فتنہ پیدا کرنے والا ہے، کیا تو فتنہ پیدا کرنے والا ہے۔ پھر فرمایا نماز میں وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا اور سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی یا ایسی ہی کوئی اور سورتیں پڑھا کرو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا دستور عمومًا خطابات میں بھی یہی تھا کہ اختصار سے کام لیا کرتے تھے مگر بعض دفعہ اس کے برعکس بھی دستور ثابت ہے۔ اس کی وضاحت اس لئے ضروری ہے کہ آپ لوگ مجھے دیکھتے ہیں کہ بعض دفعہ میں سات سات آٹھ آٹھ گھنٹے لوگوں کے ساتھ لگاتا ہوں، ان کو نصیحت کرتا ہوں، نمازوں کی ادائیگی کے علاوہ ملاقاتوں کو چھوڑ کر بھی مجھے باقاعدہ ایم ٹی اے پر لمبے لمبے خطابات کرنے پڑتے ہیں، لمبی لمبی مجالس میں شامل ہونا پڑتا ہے اور پھر آج کل کی تقاریر یہ بھی بہت وقت لیتی ہیں اور لیں گی تو نعوذ باللہ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت سے احتراز کر رہا ہوں یہ ناممکن ہے۔ موقع اور محل کے مطابق خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بھی یہی طریق اختیار فرمایا کرتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں لکھتے ہیں: "بعض وقت اس قدر لمبی تقریر فرماتے کہ صبح سے لے کر شام تک ختم نہ ہوتی۔ درمیان میں نمازیں آ جاتیں۔ آپؐ ان کو ادا کر کے پھر تقریر شروع کر دیتے"۔ اگر صبح کی نماز بھی جیسا کہ اصل جو بڑی روایت ہے اس میں یہ ذکر موجود ہے، شامل ہے، تو یہ تبھی ممکن تھا کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم روزے سے ہوں اس لئے آپ مغرب کے وقت اس خطاب کو ختم فرمایا کرتے تھے ورنہ خود بھی سارا دن فاقے سے رہنا اور باقی سب کو بھی اسی طرح رکھنا غالبًا یہ بعید از قیاس ہے۔ بہرحال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا یہی طریق تھا۔ مسند احمد بن حنبل جلد ۵ مطبوعہ بیروت میں یہ روایت تفصیل سے درج ہے جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اشارہ فرمایا ہے۔

ابو زید انصاری سے روایت ہے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف لا کر ہمیں خطاب فرمایا یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہو گیا۔ پھر آپ منبر سے نیچے اترے اور ظہر کی نماز پڑھائی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ واقعہ رمضان میں ہوا ہو گا کیونکہ میں اسے ممکن نہیں سمجھتا کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم خود تو روزے میں ہونے کی وجہ سے کھانے کی ضرورت محسوس نہ فرمائیں لیکن اپنے صحابہ کو تکلیف میں ڈالیں کیونکہ پچھلی جتنی احادیث گزری ہیں وہ آسانی پیدا کرنے کی ہدایت پر مشتمل احادیث ہیں اور خود حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے فرمودات ہیں اس لئے میں ہرگز یقین نہیں کرتا کہ یہ واقعہ عام دنوں کا واقعہ ہے جب صرف رسول اللہ ﷺ روزے سے ہوں۔ لازمًا کوئی ایسا دن ہے جس میں صحابہ بھی روزے سے تھے اور ان کو لمبی نصیحت کرنے سے ان پر کوئی مشقت عائد نہیں کی جاتی تھی۔ بہرحال یہ تشریحات ہیں۔

اصل روایت یہ ہے کہ صبح کی نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف لا کر ہمیں خطاب فرمایا یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہو گیا پھر آپ منبر سے نیچے اترے اور ظہر کی نماز پڑھائی پھر آپ منبر پر رونق افروز ہوئے اور پھر ہم سے خطاب فرمایا۔ یہاں تک کہ عصر کا وقت ہو گیا پھر آپ نیچے اترے اور عصر کی نماز پڑھائی بعد ازاں پھر منبر پر تشریف لا کر ہمیں خطاب فرمایا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ اب دیکھ لیں اس میں عشاء کی نماز کا ذکر نہیں۔ اس لئے جو میں نے استنباط کیا ہے وہ یقینًا درست ہے۔ روزے کی حالت میں مغرب تک خطاب ہو سکتا تھا مغرب کے بعد نہیں۔ تو ایسا ہی اس روایت میں درج ہے۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت ہے۔ عن معاذ رضی الله عنه قال قلت یارسو ل الله اخبرنی بعمل یدخلنی الجنة و یباعدنی من النار قال لقد سألت عن عظیم و انه لیسیر علی من یسره الله تعالیٰ علیه تعبد الله لاتشرك به شیئا و تقیم الصلوٰة و تؤتی الزکوٰة و تصوم رمضان و تحج البیت ان استطعت الیه سبیلا. ثم قال الا ادلك علی ابواب الخیر؟ الصوم جنة والصدقة تطفی الخطیئة کما یطفیٔ المآء النار و صلوٰة الرجل من جوف الیل ثم تلا" تتجافی جنوبهم عن المضاجع " حتی بلغ یعملون . ثم قال الا أخبرك برأس الامر کله و عموده و ذروة سنامه. قلت بلی یا رسول الله. رأس الامر الاسلام و عموده الصلوٰة و ذروة سنامه الجهاد ثم قال الا اخبرك بملاك ذلك کله قلت بلی یا رسول الله و فأخذ بلسانه قال کف علیك هذا. قلت یا رسول الله و انا لمؤاخذون بما نتکلم به. فقال ثکلتك امك و هل یکبّ الناس فی النار علی وجوههم الا حصائد السنتهم.

(ترمذی کتاب الایمان فی حرمة الصلوٰة)

ترجمہ اس کا یہ ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے عرض کی کہ مجھے کوئی ایسا کام بتایئے جو مجھے جنت میں لے جائے اور دوزخ

We offer professional service in buying, selling of properties for all your real Estate requirement in Bangalore and Karnataka
Contact:-
CHOICE REAL ESTATE
327 Tipu Sultan palace Road
Fort Banglore 560002, ☎ 6707555

EXPORTS & IMPORTS
All types of Leather jackets, Ladies bags, purse, hand gloves, Organic Cotton (Garments & Baby Cloth)
Contact:
OCEANIC EXIM
57, BRIGHT STREET, CALCUTTA 700019 (INDIA)
PH: 2805209, 2474015 FAX : 91 - 33 - 2479163

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

سے دور رکھے۔ آپؐ نے فرمایا تم نے ایک بہت بڑی مشکل بات پوچھی ہے لیکن اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو یہ آسان بھی ہے یعنی ہر اس شخص کے لئے جس کے لئے اللہ تعالیٰ آسان فرمادے۔ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا۔ نماز باقاعدگی سے پڑھ، زکوٰۃ ادا کر۔ زکوٰۃ تو ہر ایک پر فرض نہیں ہوا کرتی لیکن نماز میں باقاعدگی اختیار کرنا ہر ایک پر فرض ہے۔ رمضان کے روزے رکھ۔ اگر تو بیت اللہ تک جانے کی توفیق پائے اور رستہ صاف ہو، بیت اللہ تک جانے کا رستہ خطرات سے پاک ہو تو حج کر۔ پھر آپؐ نے فرمایا کیا میں بھلائی اور نیکی کے دروازوں کے متعلق تجھے نہ بتاؤں۔ سنو روزہ گناہوں سے بچنے کی ڈھال ہے، صدقہ گناہ کی آگ کو اس طرح بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ رات کے درمیانی حصے میں نماز پڑھنا اجرِ عظیم کا موجب ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی تَتَجَافٰی جُنُوبُهُم عَنِ المَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوفاً وَ طَمَعاً۔ اس آیت کو آخر تک پڑھا۔ پھر فرمایا کیا میں تم کو سارے دین کی جڑ بلکہ اس کا ستون اور اس کی چوٹی نہ بتاؤں۔ میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ ضرور بتایئے۔ آپؐ نے فرمایا دین کی جڑ اسلام ہے، اس کا ستون نماز ہے، اس کی چوٹی جہاد ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کیا میں تجھے اس سارے دین کا خلاصہ نہ بتاؤں کیونکہ باتیں بہت سی ہو گئی تھیں یہ خطرہ ہو سکتا تھا کہ وہ بھول جائیں سب باتوں کو۔ تو بالآخر جسے ہم کہتے ہیں خلاصہ کلام۔ آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں اس سارے دین کا خلاصہ نہ بتاؤں۔ میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ ضرور بتایئے۔ آپؐ نے اپنی زبان کو پکڑا اور فرمایا اسے روک رکھو۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا ہم جو کچھ بولتے ہیں اس کا بھی ہم سے مؤاخذہ ہوگا۔ آپ نے فرمایا تیری ماں تجھ کو گم کر دے۔ یہ ایک پیار کا کلمہ ہے، کوئی غصے کا اور بد دعا کا کلمہ نہیں۔ عرب اسی طرح کہا کرتے تھے لیکن یہ محاورہ بولتے افسوس کے موقعہ پر تھے۔ تیری ماں تجھے گم کر دے میں دونوں باتیں شامل ہیں۔ ایک تو یہ کہ موقع افسوس کا ہے جب ماں کسی بچے کو گم کر دے اور کہنے کا طریق نرم اور محبت کا ہوا کرتا تھا۔ مطلب تھا یہ بد دعا نہیں ہے تم نے بات ایسی کہی ہے جو اسی طرح بری خبر ہے جیسے ماں کسی بچے کو گم کر دے۔ فرمایا لوگ اپنی زبانوں کی کاٹی ہوئی کھیتیوں یعنی اپنے برے بول اور بے موقع باتوں کی وجہ سے ہی جہنم میں اوندھے منہ گرتے ہیں۔

اب یہ ایک بہت ہی بڑی تنبیہ ہے اور لغو باتیں کرنے والوں کو اپنی زبان پر نگران ہونا پڑے گا۔ بسا اوقات مذاق مذاق ہی میں کوئی ایسی بات منہ سے نکل جاتی ہے جو گستاخی ہوتی ہے۔ بعض دفعہ ایک چھوٹا سا کلمہ، حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایک اور حدیث کے مطابق، ایک ایسے شخص کو جو جنت کے قریب پہنچ چکا ہو اس سے اتنا دور کر دیتا ہے کہ وہ جہنم میں جا گرتا ہے۔ یعنی زبان پر مکمل اختیار تو سب کو ممکن نہیں مگر اگر اللہ چاہے اور یہ توجہ ہو اور انسان نگران رہے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں اور پہلے تولے پھر منہ سے بولے تب انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو یہ توفیق مل سکے گی۔ لیکن اس میں دقت یہ ہے کہ بعض قومیں اپنی عادات کے مطابق بہت تیز بولتی ہیں خاص طور پر اہل یُوپی اور اہل یُوپی کی عورتیں تو فر فر باتیں کرتی ہیں کیا ان کی زبان کے کہنے میں بھی وہ پکڑے جائیں گے۔ اس سلسلے میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ایک خوشخبری کا فرمان یہ ہے جو قرآن کریم کی آیت کریمہ کے تابع ہے کہ اللہ تم سے تمہاری لغو قسموں کے متعلق کچھ نہ پوچھے گا۔ زبان کو جہاں تک ممکن ہو قابو میں رکھو لیکن جہاں فر فر بولنے کی عادتیں ہیں وہاں تو غلطی سے کلمہ ادھر ادھر ہو بھی جائے تو استغفار سے کام لو لیکن بعد میں ضرور سوچو تاکہ پیشتر اس کے کہ اللہ کی پکڑ آجائے تمہیں احساس ہو جائے کہ مجھ سے غلطی ہو چکی ہے اور پھر استغفار کر کے آئندہ غلطی کا اعادہ نہ کرنے کا عہد کرو۔ یہی ہے جو میں اس پیغام سے سمجھا ہوں اور میں امید رکھتا ہوں کہ میں نے درست سمجھا ہوگا۔

عن شهر ابن حوشب رضى الله عنه قال قلت لام سلمة رضى الله عنها يا ام المومنين ! ما كا ن اكثر دعآء رسول الله ﷺ اذا كان عندك ؟ قالت كا ن اكثر الدعآء يامقلب القلوب ثبت قلبى على دينك . قالت فقلت يا رسول الله ما لا كثر دعائك يا مقلب القلوب ثبت قلبى على دينك. قال يا ام سلمة انه ليس آدمى الا و قلبه بين اصبعين من اصابع الله فمن شآء اقام و من شآء ازاغ. (ترمذى ابواب الدعوات)

حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ اے ام المومنین، آنحضرت ﷺ جب آپ کے ہاں ہوتے تھے تو زیادہ تر کونسی دعا کیا کرتے تھے۔ اس پر ام سلمہؓ نے بتایا کہ حضور علیہ السلام یہ دعا پڑھتے تھے یَا مُقَلِّبُ القُلُوبِ ثَبِّت قَلْبِي عَلٰى دِينِكَ۔ اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے حضور سے اس دعا پر مداومت کی وجہ پوچھی تو آپؐ نے فرمایا، اے ام سلمہ انسان کا دل خدا تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے۔ جس شخص کو ثابت قدم رکھنا چاہے اس کو ثابت قدم رکھے اور جس کو ثابت قدم نہ رکھنا چاہے اس کے دل کو ٹیڑھا کر دے۔

اب یہ دعا بھی ہمارے لئے اس دور میں بہت ہی اہمیت رکھتی ہے اس میں بہت سی باتیں قابل توجہ ہیں۔ اول یہ کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ثبات قدم نصیب تھا۔ ایسا ثبات قدم نصیب تھا جس پر عرش کے خدا نے بارہا گواہی دی تھی پھر یہ دعا کیوں کرتے ہیں۔ دو وجوہات مجھے سمجھ آتی ہیں۔ اول یہ کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا طبعی انکسار تھا جس کی وجہ سے آپ کو ثبات قدم نصیب ہوا۔ ایک لمحہ بھی آپ کے دل میں یہ وہم نہیں گزرتا تھا کہ میرا ثبات قدم میری کسی خوبی کی وجہ سے ہے بلکہ ہر لمحہ جانتے تھے کہ اللہ نے توفیق عطا فرمائی ہے تو مجھے ثبات قدم عطا ہوا ہے۔

دوسرا یہ کہ امت کے لئے نصیحت تھی کہ میں جسے خدا تعالیٰ نے ثابت قدم قرار دیا اور بارہا دیا میں بھی تو اللہ کی رحمت اور اس کے منشاء کا محتاج ہوں۔ وہ جس شخص سے چاہے اپنی رضا پھیر لے اور اس کا چاہنا ہمیشہ کسی دلیل کے نتیجے میں ہوا کرتا ہے اور بسا اوقات انسان کو معلوم بھی نہیں ہوتا کہ کیا وجہ تھی۔ تو اس لئے نامعلوم کیفیات کا خوف کر کے جانتے ہوئے کہ میں اپنے دل پر بظاہر نگران ہوں مگر نہیں جانتا کہ دل میں کیا کیا مخفی کیفیات ہیں جن پر میری نظر نہیں، میرے مولا کی نظر ہے اس بناء پر یہ دعا امت کے لئے ضروری قرار دے دی گئی کہ اللہ سے دعا مانگو کہ وہ دلوں کو سیدھا ہی رکھے اور یہ فیصلہ نہ کرے کہ یہ دل ٹیڑھا ہونے کو ہے۔

یہ سارا حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا طریق عمل انکسار ہی کی بنا پر تھا اور اس بناء پر تھا کہ اللہ کے فضل کے بغیر کچھ بھی ممکن نہیں اور اللہ کے فضل آپ پر اتنے بے شمار تھے کہ خدا کا شکر ادا کرنا بھی آپ یہی سمجھتے تھے کہ اللہ کے فضل کے بغیر ممکن نہیں۔ رات بھر شکر یہ ادا کرتے تھے لیکن پھر بھی ساری زندگی یہی تھی۔ اس یقین کی بنا پر کہ جب تک اللہ تعالیٰ شکر کو قبول نہ فرمائے میں کچھ بھی نہیں کہہ سکتا کہ کیا انجام ہوگا۔

عن عآئشة رضى الله تعالىٰ عنها ان النبى ﷺ كان يقوم من الليل حتى تتفطر قدماه فقلت له لم تصنع هذا يارسول الله و قد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك و ما تاخر قال افلا احب ان اكون عبداً شكوراً. (بخارى كتاب التفسير)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بعض دفعہ راتوں کو اتنا لمبا عرصہ تک کھڑے رہتے تھے کہ تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ آپ کے پاؤں پھٹ جایا کرتے تھے خون کے دباؤ کی وجہ سے۔ میں نے عرض کی کہ لم تصنع هذا آپ کیوں ایسا کرتے ہیں اے اللہ کے رسول جبکہ وَقَد غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ آپ کے متعلق تو خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمادیا ہے کہ سابقہ تمام غفلتیں بھی معاف ہوئیں اور آئندہ بھی اگر کوئی غفلت ہوئی تو معاف ہوگی۔ اتنے یقینی مغفرت کے وعدے کے بعد پھر آپ کیوں کرتے ہیں۔ قال اَفَلَا احبَّ اَن اَكُون عَبداً شَكُوراً کیا میں پسند نہ کروں کہ اتنے بڑے فضل کے نتیجے میں ایک شکر گزار بندہ بنوں۔

عجیب حال ہے اور ہم میں سے اکثر وہ ہیں جو دن رات اللہ کے فضلوں کی بارش کو دیکھتے ہیں اور شاذ کے طور پر شکر کی توفیق ملتی ہے۔ منہ سے اَلحَمدُلِلّٰه بھی کہتے ہیں، 'اللہ کا شکر ہے'، بھی بار بار کہہ دیتے ہیں مگر کہاں یہ شکر، کہاں شکر کے نتیجے میں راتوں کو جگا دینا۔ ایسا شکر ادا کرنا کہ آسمان کے کنگرے بھی ہل جائیں اور وہ شکر پھر اللہ کی نعمتوں کو آپ پر آسمان سے نازل فرما رہا ہو۔ یہ وہ شکر ہے جس کا نمونہ پکڑیں اور ایسے شکر کے بغیر حقیقت میں ہم دنیا میں کسی کامیابی کی امید نہیں رکھ سکتے۔ لیکن یاد رکھیں **جتنا شکر کریں گے اتنا ہی زیادہ اللہ کی رحمتیں نازل ہونگی، جتنا رحمتیں نازل ہونگی دعا کرتے رہیں کہ اتنا ہی زیادہ شکر کی توفیق ملتی رہے۔**

مسلم کتاب التوبہ سے یہ روایت ہے عن ابى هريرة رضى الله عنه ان رسول الله ﷺ قال لويعلم المومن ما عندالله من العقوبة ما طمع بجنته احد و لو يعلم الكافر ما عندالله من الرحمة ما قنط من جنته احد. (مسلم كتاب التوبة باب فى سعة رحمة الله)۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اگر

مومن کو اللہ تعالیٰ کی سزا اور گرفت کا اندازہ ہو کہ جب وہ سزا دینے پر آئے اور گرفت کا فیصلہ فرمائے تو اتنی سخت اور شدید ہوگی وہ گرفت، اگر مومن کو علم ہو جائے کہ خدا اگر ناراض ہو تو اتنی بڑی گرفت ہوتی ہے تو وہ جنت کی امید ہی نہ رکھے۔ کیوں جنت کی امید نہ رکھے اس لئے کہ مومن کو یہ احساس رہنا چاہئے کہ عملاً وہ اتنا گنہگار، وہ بلا ارادہ بھی گنہگار ہے اور خطا تو اس کے ساتھ لگی ہوئی ہے اور اللہ اس کی ہر کمزوری کو پکڑے تو سزا واجب ہو جائے گی اور اگر سزا واجب ہو جائے اور اس کو پتہ ہو کہ خدا کی گرفت کتنی سخت ہے تو وہ جنت کی امید ہی کھو بیٹھے، اس کے دل میں یقین ہو جائے کہ مجھے کبھی جنت نصیب نہیں ہو سکتی۔ اگر کافر کو اللہ تعالیٰ کے خزائن رحمت کا اندازہ ہو تو وہ اس کی جنت سے ناامید نہ ہو اور یقین کرے کہ اتنی بڑی رحمت سے بھلا کون بد قسمت محروم رہ سکتا ہے۔ یہ بظاہر دو متضاد باتیں ہیں۔ ایک طرف چھوٹی سی غلطی پر یہ خوف کہ خدا بہت سخت گرفت فرمائے گا، ایک طرف ساری عمر کے گناہوں کے باوجود جو پہاڑوں کے برابر ہوں یہ امید کہ اللہ تعالیٰ ان سب گناہوں کو بخش سکتا ہے۔ یہ دو باتیں بظاہر متضاد ہیں مگر متضاد نہیں ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ یہی تو پل صراط ہے جس سے ڈرنے کی ہمیں تلقین کی جاتی ہے۔ اس احتیاط سے اس صراط کو طے کرنا ہے کہ خدا کے غضب کی طرف نہ گر پڑیں۔ اور اس امید پر اس صراط کو طے کرنا کہ جب بھی قدم اٹھائیں خدا کی رحمت کی جانب گریں۔ یہ وہ رستہ ہے جس کی طرف یہ حدیث بلا رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تحریر آخر پر میں نے رکھی تھی مگر اس سے پہلے میں آپ کو یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ ان ساری باتوں کو حرز جان بنانے کا ارادہ ہی نہ کریں، ان کو حرز جان بنا لیں۔ اب اس جلسے پر آپ کی طرف سے جو بھی رویہ ہو وہ انہی ہدایات کی روشنی میں ہو۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے ارشادات کو سن کر پھر ان پر عمل کرنے میں تاخیر کا فیصلہ جائز نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ زندگی کا اعتبار نہیں۔ کون جانتا ہے کہ کب اسے ملک الموت بلالے گا۔ ایک لمحے کا بھی اعتبار نہیں۔ اچھے بھلے ایسے صحت مند جن کے متعلق لوگ رشک کی نگاہیں ڈالا کرتے تھے اچانک اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ کئی دفعہ مجھے ایسے خطوط ملتے ہیں۔ ابھی کل ہی کی ڈاک میں یہ خط تھا کہ ہمارے باپ بالکل ٹھیک ٹھاک، کوئی بھی نقص نہیں، ساری عمر کوئی بیمار نہیں اچانک فوت ہو گئے۔ تو جب ملک الموت وار کرتا ہے تو اچانک کرتا ہے اور اس بات کا محتاج نہیں کہ کوئی بیمار ہو اور کوئی صحت مند ہو۔ اس لئے کیونکہ ہمیں یقین نہیں ہے کہ ہم کتنا عرصہ یا کتنے لمحے زندہ رہیں گے اس لئے نیک باتیں سننے کے بعد ان کے عمل میں تاخیر کا فیصلہ بہت مہلک ثابت ہو سکتا ہے۔ اللہ کی مرضی ہے کہ وہ مہلت کو بڑھادے لیکن یہ بھی تو اسی کی مرضی ہے کہ مہلت کو کم کردے۔ اس لئے میں امید رکھتا ہوں کہ آپ ان نصائح کو پوری طرح مضبوطی سے پکڑ کر بیٹھ جائیں گے اور اس مضمون میں میں آئندہ آج کے افتتاحی خطاب میں زیادہ تفصیل سے روشنی ڈالوں گا کہ آپ کو کیا کرنا چاہئے۔

اس عرصہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اقتباس پر اپنے اس خطبے کو ختم کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں: ”اسی طرح تمہاری روحانی حالت معمولی سی توبہ یا کبھی کبھی ٹوٹی پھوٹی نماز یا روزہ سے سنور نہیں سکتی۔ روحانی حالت کے سنوارنے اور اس باغ کے پھل کھانے کے لئے بھی تم کو چاہئے کہ اس باغ کو وقت پر خدا کی جناب میں نمازیں ادا کر کے اپنی آنکھوں کا پانی پہنچاؤ“۔ کتنی فصیح و بلیغ، کتنی دلکش عبارت ہے۔ روحانی حالت سنوارتے ہو تو اس کا نتیجہ ایسے باغات کی صورت میں تمہیں ملنا چاہئے جو اس دنیا میں بھی پھل دیں اور اس دنیا میں بھی پھل دیں اور باغات کو سینچا جاتا ہے۔

پس اس باغ کا پھل کھانے کی اگر تم تمنا رکھتے ہو تو ”اس باغ کو وقت پر خدا کی جناب میں نمازیں ادا کر کے اپنی آنکھوں کا پانی پہنچاؤ اور اعمال صالحہ کے پانی کی نہر سے اس باغ کو سیراب کرو“۔ اعمال صالحہ کو بھی پانی سے تشبیہ دی ہے کیونکہ اعمال صالحہ ہی ہیں جو اس باغ کو اس دنیا میں یا آخری دوسری دنیا میں جنتوں کی صورت میں اس کی سیرابی کا موجب بنیں گے۔ اعمال صالحہ نہ ہوں تو کوئی نیک نیت کوئی نیک ارادہ کام نہیں آ سکتا۔ ارادے کے سچا ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اگر وہ سچا ہو تو اس کے مطابق عمل کرنے کی بھی توفیق ملتی ہے اگر سچا نہ ہو تو محض دل کی خواہشات ہیں اس سے زیادہ اس کی کوئی بھی اہمیت نہیں۔ چنانچہ فرمایا: ”اعمال صالحہ کے پانی کی نہر سے اسے سیراب کر تو تادہ ہرا بھرا ہو اور پھلے پھولے اور اس قابل ہو سکے کہ تم اس سے پھل کھاؤ“۔ یہی توقع جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت سے رکھی اس کے سوا میں اور کیا توقع کر سکتا ہوں۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ آپ محض اس باغ کی باتیں نہیں کریں گے۔ جب تک اس باغ سے پھل کھانا نہ شروع کر دیں آپ اطمینان سے نہیں بیٹھیں گے اور یہ پھل ایسے ہیں جو جب آپ کھائیں گے تو آپ کو یقین ہو جائے گا کہ یہ آسمان سے اترنے والے پھل ہیں۔ زندگی سر سے پاؤں تک اور پاؤں سے سر تک شاداب ہو جائے گی۔ خدا تعالیٰ کی رحمت اور پیار کا سلوک کوئی ایسا سلوک تو نہیں جو انسان کو غیر معمولی طور پر اس کا احساس نہ دلائے۔

ایک باپ یا ایک ماں یا کوئی اور عزیز جب شفقت سے پیش آتا ہے تو آپ جانتے ہیں کہ آپ کے دل پر کیا گزرتی ہے، کیسے آپ فرحت محسوس کرتے ہیں مگر اللہ کی شفقت کے تو رنگ ہی اور ہیں سوائے ان کے جن کو اس باغ سے پھل کھانے کی توفیق نصیب ہوئی ہو کوئی دوسرا اس کیفیت کا اندازہ ہی نہیں کر سکتا۔ فرمایا: ”یاد رکھو ایمان بغیر اعمال صالحہ کے ادھورا ایمان ہے۔ کیا وجہ ہے کہ اگر ایمان کامل ہو تو اعمال صالحہ سرزد نہ ہوں؟ اپنے ایمان اور اعتقاد کو کامل کرو ورنہ کسی کام کا نہ ہوگا۔ لوگ اپنے ایمان کو پورا ایمان تو بناتے نہیں پھر شکایت کرتے ہیں کہ ہمیں وہ انعامات نہیں ملتے جن کا وعدہ تھا“۔ اگر باغ کو سینچو گے ہی نہیں تو پھل کیسے لائے گا، وہ خشک لکڑیوں میں تبدیل ہو جائے گا جو آگ میں جھونکنے کے لائق ہوگا۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہوا ہے وَ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ یعنی جو خدا کا متقی اور اس کی نظر میں متقی بنتا ہے اس کو خدا تعالیٰ ہر ایک قسم کی تنگی سے نکالتا اور ایسی طرز سے رزق دیتا ہے کہ اسے گمان بھی نہیں ہوتا کہ کہاں سے اور کیونکر آتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ برحق ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کو پورا کرنے والا ہے اور بڑا رحیم و کریم ہے، جو اللہ تعالیٰ کا بنتا ہے وہ اسے ہر ذلت سے نجات دیتا ہے اور خود اس کا حافظ و ناصر بن جاتا ہے۔ مگر وہ جو ایک طرف دعویٰ اتقاء کرتے ہیں اور دوسری طرف شاکی ہوتے ہیں کہ ہمیں وہ برکات نہیں ملے۔ ان دونوں میں سے ہم کس کو سچا کہیں اور کس کو جھوٹا؟ خدا تعالیٰ پر ہم کبھی الزام نہیں لگا سکتے۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔ خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کے خلاف نہیں کرتا۔ ہم اس مدعی کو جھوٹا کہیں گے۔ اصل یہ ہے کہ ان کا تقویٰ یا ان کی اصلاح اس حد تک نہیں ہوتی کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں قابل وقعت ہو، یا وہ خدا کے متقی نہیں ہوتے، لوگوں کے متقی اور ریاکار انسان ہوتے ہیں“۔ یہ سب سے بڑا خطرہ ہے جو ہر وقت انسان کے سر پر ایک تلوار کی طرح لٹکا ہوا ہے۔ تقویٰ تو اللہ کا کرتے ہیں یعنی بظاہر، لیکن ڈرتے لوگوں سے ہیں۔ عبادت تو بظاہر خدا کی بجالاتے ہیں مگر دکھاتے لوگوں کو ہے۔ ”سو ان پر بجائے رحمت اور برکت کے لعنت کی مار ہوتی ہے جس سے سرگرداں اور مشکلات دنیا میں مبتلا رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ متقی کو کبھی ضائع نہیں کرتا اور وہ اپنے وعدوں کا پکا اور سچا اور پورا ہے“۔

اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک چھوٹی سی عبارت پڑھ کر میں اس خطاب کو ختم کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں: ”حضرت داؤد زبور میں فرماتے ہیں کہ میں بچہ تھا، جوان ہوا، جوانی سے اب بڑھاپا آیا مگر میں نے کبھی کسی متقی اور خداترس کو بھیک مانگتے نہ دیکھا“۔ میں بچہ تھا، جوان ہوا، جوانی سے اب بڑھاپا آیا مگر میں نے کبھی کسی متقی اور خدا ترس کو بھیک مانگتے نہ دیکھا“ اور نہ اس کی اولاد کو در بدر دھکے کھاتے اور ٹکڑے مانگتے دیکھا“۔ (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۲۴۳، ۲۴۴)۔ پس اگر آپ بھی چاہتے ہیں کہ آپ سے ایسا ہی سلوک ہو تو ان کے اعمال کا خیال کریں جن سے خدا ایسا ہی سلوک فرمایا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆ ☆ ☆

معاندین احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔

طالب دُعا:- محبوب عالم ابن محترم حافظ عبد المنان صاحب مرحوم

M/S NISHA LEATHER

Specialist in Leather Belts, Leather
Ladies and Gents Bag, Jackets, Wallets etc.
19 A Jawahar Lal Nehru Road Calcutta - 700081 Ph: 2457153

بقیہ: خطاب جلسہ سالانہ یوکے از صفحہ اول

قائل اور مطمئن ہو کر بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کر لی۔

ڈش کی قیمت اور زائد خرچ انعامی بانڈ سے : مکرم عبدالعزیز صاحب سرگودھا سے لکھتے ہیں کہ میری اہلیہ کے دل میں ڈش لگوانے کی بڑی خواہش تھی اور کوئی صورت نہ بن رہی تھی۔ کہتے ہیں جب پتہ کیا گیا کہ ڈش لگوانے پر کتنا خرچ آتا ہے تو پتہ چلا کہ پانچ ہزار روپے کی ضرورت ہے۔ اچانک میرا بانڈ نکل آیا جو پانچ ہزار کا تھا لیکن جب ڈش لگوایا گیا تو چھ سو روپے زائد خرچ آئے۔ اگلی دفعہ دوسرا بانڈ نکل آیا جو چھ سو روپے کا تھا۔ یوں اللہ نے ڈش کے لئے ساری رقم مہیا فرمادی۔

مکرم نہی غزلان صاحب آف مراکش تحریر کرتے ہیں: "جماعت احمدیہ کے ٹیلی ویژن پر پروگرام دیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ آپ کی بات نہایت مدلل اور منطقی ہوتی ہے۔ خاص طور پر قرآن کریم کی تفسیر اور احادیث کی شرح۔ آپ جس راہ کی طرف بلا رہے ہیں وہی حقیقی اسلام کی راہ ہے کیونکہ آپ بغیر جنگ و قتال کے دعوت الی اللہ کے قائل ہیں۔ یوں لگتا ہے جیسے آنحضرت ﷺ کا زمانہ دُہرایا جا رہا ہے"۔

مکرم اسماعیل علاوی صاحب الجزائر سے تحریر کرتے ہیں کہ "جب میں حضور انور کو ایم ٹی اے پر دیکھتا اور سنتا ہوں تو میرے اندر ایک نور سرایت کرتا ہے اور میرا دل گواہی دیتا ہے کہ آج آپ ہی ہیں جو خلافت کے اہل ہیں"۔

مکرم حامد الفقیر صاحب مراکش سے تحریر کرتے ہیں کہ "آپ کے مسورکن پروگرام لقاء مع العرب کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس کے ذریعہ میرے کئی سوالات کے جواب از خود آگئے ہیں۔ اچانک ایم ٹی اے کے بارہ میں معلوم ہونے پر جماعت کے عقائد پر اطلاع پائی۔ میرے خیال میں صرف ایک پروگرام "لقاء مع العرب" کافی نہیں۔ اس قسم کے اور بھی پروگرام ہونے چاہئیں"۔

حضور انور نے فرمایا کہ پروگرام تو بہت ہیں لیکن مجبوراً سب کا عربی ترجمہ ساتھ ساتھ پیش نہیں کیا جا سکتا ورنہ یقیناً خدا کے فضل سے آپ کے دل کی پیاس بجھ سکتی تھی۔

مکرم محمد اردغال صاحب مراکش سے تحریر کرتے ہیں کہ "ایم ٹی اے پر چند پروگرام دیکھنے کا موقع ملا۔ بہت پسند آئے۔ آپ کو اس فضائی سٹیشن کے ذریعہ اسلام کی عظیم الشان خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ الحمد للہ۔ میں سنجیدگی سے آپ کی جماعت کے بارہ میں معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں"۔

مکرم جماعت اغزول صاحب آف مراکش تحریر کرتے ہیں کہ "میں ایم ٹی اے باقاعدگی سے دیکھتا ہوں۔ امت مسلمہ کہلانے والوں کے پاس بھی بے شمار ٹی وی چینل ہیں لیکن سب ہدایت سے خالی اور فسق و فجور کے اندر پھنسے ہوئے ہیں۔ صرف احمدیہ ٹی وی اسلام کی صحیح خدمت کر رہا ہے جبکہ دیگر ذرائع ابلاغ کے نتیجہ میں مسلمانوں کی نئی نسلیں بُری طرح متاثر ہو رہی ہیں"۔

مکرم عبدالحمید الردیعی صاحب آف اٹلی تحریر کرتے ہیں کہ "قبل ازیں اسلام پر ایک واجبی سا اعتقاد رکھتا تھا، اصل حقیقت سے بے خبر تھا لیکن ایم ٹی اے کے ذریعہ اصل نور حاصل ہوا ہے۔ اس کے لئے میری بھوک اور پیاس بڑھ گئی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ان کے ذریعہ اپنے ایمان، تقویٰ، عقل و فکر، جان اور روح کو غذا مہیا کروں"۔

مکرم محمد حجام صاحب مراکش سے لکھتے ہیں کہ "ایم ٹی اے بہت ہی اچھا اسلامی چینل ہے مگر اس کا عربی میں وقت بہت کم ہے"۔

مکرم احمد لاأحد صاحب شام سے لکھتے ہیں کہ "دنیا میں پھیلے ہوئے فسق و فجور کو دیکھ کر دل بہت پریشان رہتا ہے۔ مجھے اس گھڑی کا بے تابی سے انتظار تھا جس سے میری روحانی پیاس بجھے۔ جب احمدیہ ٹیلی ویژن پر آپ کی باتیں سنتا ہوں تو دل گواہی دیتا ہے کہ یہی بات درست ہے۔...... ایک احمدیہ ٹیلی ویژن ہے جو یہ کار خیر سرانجام دے رہا ہے۔ میری درخواست ہے کہ لقاء مع العرب کا وقت دوبارہ اڑھائی گھنٹے کر دیا جائے تاکہ ہم اس سے کماحقہ فائدہ اٹھا سکیں"۔

تحریک وقف نو : حضور نے فرمایا کہ کل ۱۷۹۸۱ بچے اس تحریک میں شامل ہیں اور جیسا کہ ہمیں توقع تھی کہ اللہ کے فضل سے لڑکوں کی تعداد لڑکیوں سے زیادہ ہوگی، لڑکوں کی تعداد ۱۲۳۱۵ ہے اور لڑکیوں کی تعداد ۵۶۶۶ ہے۔

مرکزی مبلغین اور معلمین : اس وقت اللہ کے فضل سے پاکستان کے علاوہ ۶۷ ممالک میں ۱۰۹۳ مرکزی مبلغین اور معلمین کام کر رہے ہیں۔ ۱۹۸۴ء میں میری عارضی ہجرت کے وقت یہ تعداد صرف ۳۶۶ تھی۔ اس تعداد میں ایسے معلمین کا ذکر نہیں ہے جو اس وقت ہزار ہا کی تعداد میں مقامی طور پر جماعت تیار کرتی ہے اور میدان تبلیغ میں جھونک دیتی ہے۔

مساجد اور تبلیغی مراکز کا اضافہ : حضور نے فرمایا کہ دنیا بھر میں مساجد اور تبلیغی مراکز نئے سے نئے قائم ہو رہے ہیں اور اس ضمن میں جو بڑے بڑے مراکز ہیں ان پر بہت خرچ اٹھتا ہے۔ اس لئے اب تو جماعت چھوٹے چھوٹے مراکز حسب توفیق قائم کرتی چلی جا رہی ہے۔ لیکن جو بہت بڑے بڑے مراکز ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکہ ساری دنیا میں سرفہرست ہے جہاں ۳۶ مراکز قائم ہو چکے ہیں اور کینیڈا میں دس مراکز ہیں۔

افریقہ، ہندوستان اور بعض دوسرے ایشیائی ممالک جن میں بکثرت تبلیغ ہو رہی ہے اور جماعت کا نفوذ ہو رہا ہے وہاں بنے بنائے مراکز اور مساجد جماعت کو بڑی کثرت سے مل رہے ہیں اس لئے جماعت کو نئی تعمیرات پر بہت زیادہ خرچ نہیں کرنا پڑتا۔

دعوت الی اللہ کے ثمرات کے تعلق میں بعض ممالک کا خصوصی ذکر

ہندوستان : حضور نے ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہندوستان میں امسال ۹۲۳ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہو چکا ہے جن میں سے ۸۴۷ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت مستحکم ہو چکا ہے۔

ہندوستان میں بنی بنائی مساجد بھی عطا ہو رہی ہیں ان کی تعداد ۴۵ ہے۔ علاوہ ازیں ہندوستان کی جماعتیں چھوٹی چھوٹی مساجد بھی تعمیر کر رہی ہیں جن کے متعلق انہیں یقین دہانی کروا دی گئی ہے کہ آپ تعمیر کرتے چلے جائیں اخراجات کی ذمہ داری ہم پر ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیں یہ روپیہ مہیا فرمائے گا۔

احمدیت کی تائید میں ہندوستان میں جو واقعات ظاہر ہو رہے ہیں ان میں سے چند کا ذکر حضور نے فرمایا۔ حضور نے بتایا کہ ایک صاحب جو احمدیت کو پاؤں تلے روندنے کا عزم رکھتے تھے جب وہ حج پر گئے تو وہاں حج کے دوران بھگدڑ میں پاؤں کے نیچے کچلے گئے۔ اس طرح سے اللہ تعالیٰ عبرت کے نشان بھی ظاہر فرما رہا ہے۔

آگرہ شہر کے ایک علاقہ کی مسجد کے امام نے احمدیت کو علاقے سے مٹانے کا عزم کر رکھا تھا۔ علاقے سے اس نے احمدیت کو کیا مٹانا تھا اس کا اپنا بیٹا، اس کا سارا خاندان بڑے اخلاص کے ساتھ احمدیت میں داخل ہو گیا۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "و تجعلون رزقکم انکم تکذبون" (الواقعہ: ۸۳) کہ تم اپنا رزق صرف جھٹلانے کے ذریعہ حاصل کرتے ہو۔ اس تعلق میں حضور نے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک گاؤں میں ایک بوڑھی عورت فوت ہو گئی۔ اس کی تدفین وغیرہ کے بعد اس بڑھیا کے وارث مولوی کو کچھ دینا بھول گئے۔ یہ مولوی جماعت کی بہت مخالفت کرتا تھا۔ اس نے اگلے روز اس عورت کے ورثاء سے کہا کہ رات وہ بوڑھی عورت میرے پاس آئی تھی اور اگر تم اسے جہنم کے عذاب سے بچانا چاہتے ہو تو میری خدمت میں کچھ پیش کرو۔ اس پر انہوں نے اسے بہت لعنت ملامت کی اور اس قدر اُسے مارا کہ اُس کے ناک اور سر سے خون جاری ہو گیا۔ آخر وہ جان بچا کر چھت پر بھاگا اور چھت سے چھلانگ لگا کر ہمیشہ کے لئے وہاں سے غائب ہو گیا۔ اور اس واقعہ کو دیکھ کر وہاں کی ایک نو احمدی عورت نے کہا "قادیان والیو۔ اسی من گئے کہ رب تہاڈے نال اے"۔ (یعنی قادیان والو ہم مان گئے کہ رب تمہارے ساتھ ہے۔)

حضور نے بتایا کہ ایک شخص نے پولیس میں یہ رپورٹ درج کروادی کہ یہاں کا جو احمدی مبلغ ہے وہ دہشت گرد ہے۔ جب پولیس نے اُس احمدی مبلغ سے بات کی تو اس کی باتوں کا انداز اتنا سادہ اور سچا تھا کہ تھانیدار نے فوری طور پر فیصلہ دیا کہ یہ شخص نہ جھوٹ بول سکتا ہے نہ دہشت گرد ہو سکتا ہے لیکن اس کو خیال آیا کہ جس مولوی نے شکایت کی ہے اس کی تحقیق ہونی چاہئے۔ چنانچہ جب تحقیق ہوئی تو وہ واقعی دہشت گرد نکلا اور علاقہ چھوڑ کر بھاگنے پر مجبور ہو گیا اور اب اُس کا کوئی نشان تک نہیں ملتا۔

مخالفین کا مسجدیں بنانے کا مقابلہ : حضور نے فرمایا کہ جماعت ہر جگہ مسجدیں بنا رہی ہے اور اس کے نتیجہ میں ایک حسد پیدا ہو رہا ہے۔ یہ لوگ تیل سے امیر ہونے والے ممالک کے پیسہ سے مساجد بناتے ہیں۔ ہندوستان میں ایک جگہ جو ہندوؤں کا علاقہ ہے مولویوں کو جوش آیا کہ کیوں نہ یہاں ہم اپنے پیسوں سے مسجد بنائیں اور احمدیوں کا مونہہ بند کر دیں کہ صرف یہی ہیں جن کو اپنے پیسوں سے مسجدیں بنانے کی توفیق ملتی ہے۔ لیکن پیسہ کہاں سے آئے؟ انہوں نے سوچا کہ ہندوؤں سے پیسہ اکٹھا کیا جائے اور ہندو مسجد کے لئے کہاں خرچ کرنے والے تھے۔ ان سے وعدہ کیا کہ ہم اس دوران میں طوائف کا ناچ دکھائیں گے۔ اس پر ہندو بھی لعن طعن کرتے ہوئے وہاں سے بھاگے اور سارے مسلمان جو ان کے پیچھے لگے ہوئے تھے انہوں نے بھی انہیں چھوڑ دیا کہ مسجد بنانا تمہارا کام نہیں۔

آئیوری کوسٹ : اللہ کے فضل سے امسال ۵۸۴ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے جن میں سے ۶۷ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو چکا ہے۔

۳۷۷ مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ سر دست ایک مسجد انہوں نے اپنے خرچ پر تعمیر کی ہے اور ۳۷۶ بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ ساری دنیا کی جماعتیں نوٹ کرلیں کہ اپنی نئی مساجد بنائیں اور بنی بنائی مساجد پر انحصار نہ کریں۔

حضور نے فرمایا کہ ایک مسجد خود بنائی تو خدا نے ۳۷۶ بنی بنائی عطا کی ہیں۔

وھابیت کے گڑھ میں وھابیت کا سردار : آئیوری کوسٹ کے ایک بڑے شہر میں جہاں وھابیت کا بہت اثر و رسوخ ہے ایک وھابیت کا سردار تھا جو بہت رسوخ والا تھا اور سعودی عرب سے تعلیم حاصل کر کے آیا تھا۔ اس کی فصاحت و بلاغت کا سارے علاقہ میں چرچا تھا اور وھابیوں نے اسے اپنا سردار تسلیم کر لیا تھا اس کا ایک دلچسپ واقعہ ہے کہ اس کی تعلیم سے رفتہ رفتہ لوگوں کو یہ شبہ ہونے لگا کہ یہ تو احمدیت کی سچائی کا قائل معلوم ہوتا ہے۔ پڑھا مدینہ یونیورسٹی سے ہے اور باتیں احمدیہ یونیورسٹی کی کر رہا ہے۔ اس پر جماعت میں یہ تجسس پیدا ہوا کہ جا کے اس سے پوچھیں تو سہی وہ اس کے پاس گئے تو وہ اندر سے ایک خط نکال کر لایا جو اس نے لکھ رکھا تھا اور کہا دیکھو میں تو بہت پہلے سے اپنے دل میں بیعت کر چکا ہوں لیکن ان لوگوں کی ہدایت کی خاطر میں سر دست اس معاملہ کو چھپائے ہوئے ہوں۔

بارش کانشان : حضور نے بتایا کہ بہت سے دیہات اس بناپر احمدیت میں داخل ہوئے کہ پیاس سے کانٹوں کی زبانیں سوکھ رہی تھیں-انہوں نے احمدی وفد سے کہا تبلیغ بعد میں کریں پہلے دعا کروائیں-اگر آپ کی دعا سے بارش ہوگئی تو پھر ہم مانیں گے کہ احمدیت سچی ہے- مبلغین نے گریہ وزاری سے اپنے رب کے حضور ساری رات دعائیں کیں اور صبح ہونے سے پہلے اتنی موسلادھار بارش ہوئی کہ جل تھل بھر گئے-

کلمہ لاالٰہ الاّ اللہ محمدرسول اللہ کی برکت : آئیوری کوسٹ کا HAN شہر وھابیوں کے مراکز میں سے ایک ہے-بڑی بڑی مساجد اور مدرسے کثرت سے پائے جاتے ہیں اور احمدیت کی مخالفت میں خوب کمربستہ ہیں-ایک گاؤں بوفیسوّ کا واقعہ ہے اور یہ گاؤں چار ہزار فٹ کی بلندی پر واقع اور انتہائی مشکل گزار راستے پر واقع ہے-بہت گرمجوش استقبال ہوا اور رات دیر تک جاری رہا-ابھی بیعتوں کا سلسلہ شروع نہیں ہو رہا تھا کہ امام نے کہا مجھے پہلے کچھ کہنا ہے اور پھر کہنے لگا کہ آپ لوگوں کی آمد سے چند منٹ پہلے ہی یہاں کے ایک بااثر امام کا خط اُسے ملا جس میں لکھا تھا کہ اگر احمدیت کا کوئی گروپ تبلیغ کے لئے آپ لوگوں کے گاؤں میں آئے تو اس کا ہرگز استقبال نہ کرنا اور بے عزّت کر کے نکال دینا کیونکہ یہ بہت بُرے لوگ ہیں- آنحضرت ﷺ کی ھتک کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ-کہتے ہیں میں اس انتظار میں تھا کہ رسول اللہ کی گستاخی کرنے والا ایک گروہ آئے گا تو اُسے دھکے دے کر شہر کی فصیل سے باہر نکال دوں گا- لیکن ہمارے کانوں میں آپ کے نغموں کی آواز تھی لاالٰہ الاّ اللہ محمدرسول اللہ، لاالٰہ الاّ اللہ محمدرسول اللہ- حضور انور کے اس ذکر کے ساتھ ہی افریقن احمدیوں نے جلسہ گاہ میں اپنے مخصوص انداز میں مترنم آوازوں کے ساتھ لاالٰہ الاّ اللہ محمدرسول اللہ کا نغمہ الاپنا شروع کیا اس کے ساتھ ہی حضور ایدہ اللہ اور تمام حاضرین بھی اس نغمے میں شامل ہوگئے-

آئیوری کوسٹ کے مبلغ عمر معاذ صاحب کولیبالی لکھتے ہیں کہ ایک بزرگ بشیر کولیبالی کچھ ہی عرصہ قبل ایک گاؤں CROZAO میں ہو گزرے ہیں-وہ فرمایا کرتے تھے امام مہدی جس کی خبر رسول اللہ ﷺ نے دی تھی کافی دیر سے ظاہر ہو چکے ہیں-افسوس کہ ہمیں تفصیلات کا کچھ علم نہیں-لوگ میری باتوں کو شک اور ریب کی نظر سے دیکھتے ہیں مگر میں کہتا ہوں کہ احادیث میں مذکور "دجاّل" ظاہر ہو چکا ہے-جب دجال ظاہر ہو چکا ہے تو لازماً امام مہدی بھی ظاہر ہو چکا ہے-اس علاقہ کے ایک مشہور معلّم عثمان وَترِیُ جو اس وقت جلسے میں شامل ہیں انہیں روایات کی روشنی میں احمدیت میں داخل ہوئے ہیں-ان کے زیر اثر ۴۲ دیہات تیزی سے احمدیت قبول کرنے کی توفیق پا رہے ہیں-ان کے علاقہ میں اب تک پچیس ہزار سے زائد افراد بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں-اس موقعہ پر حضور نے عثمان وتری صاحب کو بلایا اور انہوں نے ان باتوں کی گواہی دی-

حضور نے بتایا کہ آئیوری کوسٹ میں TOUBA (طوبیٰ) نام کا ایک گاؤں بھی احمدی ہو چکا ہے-

ذکریا فوفانہ صاحب جو کہ اس وقت کامیاب داعی الی اللہ بن چکے ہیں اپنے زیر اثر دیہات سے پچیس ہزار سے زائد نفوس کو احمدیت میں داخل کرنے کا موجب بن چکے ہیں-ذکریا فوفانہ صاحب اس وقت جلسہ میں موجود تھے- حضور انور نے انہیں بھی بلایا اور انہوں نے بھی ان باتوں کی تصدیق کی-

بورکینا فاسو : حضور انور نے فرمایا کہ وہاں بھی تبلیغ بڑی تیزی سے جاری ہے-امسال ۳۶۶ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے اور اللہ کے فضل سے ان سب مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو چکا ہے-

۳۳۳ مساجد کا اضافہ ہوا ہے-ان کا بھی آئیوری کوسٹ والا حال ہے کہ صرف ایک مسجد خود بنائی اور باقی ۳۳۲ بنی بنائی عطا ہوئی ہیں-دورانِ سال تین نئے تبلیغی مراکز عطا ہوئے ہیں-

حضور نے بتایا کہ ایک گاؤں کے امام کو وہاں کے لوگوں نے نکال دیا-وہ گاؤں شدید مخالف تھا-اس امام نے بہت دکھ محسوس کیا اور اس کی تبلیغ کا طریقہ صرف یہ تھا کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع کردہ ایک رسالہ جس پر حضور کی تصویر تھی وہ گلی گلی لئے پھرتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ تصویر دیکھو، کیا یہ جھوٹا ہے؟ وہ کہتے تھے نہیں یہ جھوٹا نہیں- اور اس علاقے میں جہاں سے امام کو نکالا جا رہا تھا پندرہ ہزار بیعتیں ہوئیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب یہ علاقہ بھی احمدیت کی آغوش میں آچکا ہے-

ڈوری والا واقعہ : حضور نے ایک بہت دلچسپ واقعہ کا ذکر فرمایا جو ڈوری سے تعلق رکھتا ہے-ڈوری سوت یا کسی بھی چیز کی بٹی ہوئی رسّی کو کہتے ہیں جس سے بعض دفعہ پیمائش کے کام بھی لئے جاتے ہیں-یہ حیرت انگیز واقعہ ہے کہ ناصر احمد سدھو (بورکینا فاسو) کی والدہ نے دس سال قبل ایک عجیب رؤیا دیکھا تھا کہ ناصر احمد سدھو ایک بہت لمبی ڈوری لے کر اپنی والدہ کے پاس آئے ہیں اور حضور کی طرف منسوب کر کے یہ خوشخبری سناتے ہیں کہ حضور نے دعا کی ہے اُس کے نتیجہ میں ایک بہت بڑا علاقہ فتح ہوا ہے اور یہ ڈوری اُس کے گرد لگانی ہے-والدہ رات خواب میں ڈوری بُنتی رہیں جس کے نتیجہ میں صبح ان کے بازو میں شدید درد تھا-یہ واقعہ گزر گیا-اس کے دس سال بعد ہمارے یہ مبلغ بورکینا فاسو میں مقرر ہوئے- جہاں اُن کی تقرری ہوئی اس جگہ کا نام DORI تھا-اچانک ان کو یاد آگیا کہ یہ تو اتفاقی واقعہ نہیں ہے-انہوں نے یقین کیا کہ ہو نہیں سکتا کہ اس علاقے میں غیر معمولی فتوحات نہ ہوں بلکہ ان کو سمیٹنا ہمارے بس میں نہیں رہے گا- چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں تھوڑے عرصہ میں دو لاکھ بیعتیں ہوئیں-

غانا : حضور نے فرمایا کہ گھانا بھی تبلیغ کے میدان میں عظیم الشان کامیابیاں حاصل کر رہا ہے-امسال ۱۵۲ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہو چکا ہے جن میں سے ۴۵ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو چکا ہے- ۴۵ مساجد کا اضافہ ہے-ان میں سے سترہ بنی بنائی عطا ہوئی ہیں- حضور نے فرمایا کہ گھانا کے لوگوں کی یہ خوبی ہے کہ مسجدیں بنانے میں وہ کوئی بخل سے کام نہیں لیتے-وہ تمام خرچ اپنے پلّے سے کرتے ہیں- بعض مساجد بیس بیس سال میں جا کے مکمل ہوتی ہیں- حضور نے غانا کا ذکر کرتے ہوئے مزید فرمایا کہ ایک عیسائی اکثریت والے ملک کا عیسائی حکمران نعرہ ہائے تکبیر سے اتنا متاثر ہوا کہ گھانا کے احمدی جب نعرہ تکبیر لگاتے تھے تو سربراہ سٹیج سے کہتا تھا "اللہ اکبر"-

مسجد کے لئے غیبی امداد : حضور نے فرمایا کہ جو غیبی امداد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ اپنے ساتھ نشان رکھتی ہے محض خوش فہمیاں نہیں ہیں- حضور نے بتایا کہ کچھ عرصہ پہلے امیر صاحب گھانا کی طرف سے مجھے ٹمالے مسجد کے لئے ایک منصوبہ موصول ہوا- حضور کی ہدایت پر عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ نے بہت خوبصورت اور وسیع ڈیزائن بنایا-امیر صاحب گھانا سمجھتے تھے کہ اتنی بڑی مسجد بنانے کی ہمیں توفیق ہی نہیں-ادھر ان کو حضور کا خط ملا کہ یہ نقشہ ہے اس کے مطابق مسجد بنائیں-ادھر وہ اس سوچ میں گم ہوگئے کہ حکم تو مل گیا ہے لیکن پیسے کہاں سے آئیں گے-یہ سوچ ہی رہے تھے کہ ایک مخلص دوست وہاں پہنچے اور ایک سو ملین سڈیز کا چیک پیش کیا کہ میری طرف سے کسی مسجد کی تعمیر میں خرچ کریں اور اس مسجد کی تعمیر کے لئے اتنا ہی خرچ اٹھتا تھا-

تنزانیہ : حضور نے فرمایا کہ تنزانیہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب یہ احساس دن بدن بیدار ہو رہا ہے کہ ہمیں بھی باقی افریقن ممالک کا مقابلہ کرنا چاہئے اور گزشتہ چند سالوں سے یوں لگتا ہے کہ یہ شیر جو مدّت سے سوئے ہوئے تھے اب بیدار ہو چکے ہیں اور ان کی دھاڑ کی آواز ملک کے طول و عرض میں سنائی دینے لگی ہے- حضور نے فرمایا کہ یہ مبالغہ آمیزی نہیں-اب تک وہاں سے دو لاکھ پچاس ہزار بیعتیں ہو چکی ہیں-پس یہ اتفاقی واقعہ نہیں-یہ شیر بیدار ہو رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ باقی افریقہ کے لئے بھی چیلنج بننے والے ہیں- حضور نے فرمایا مخالف علماء بوکھلا گئے ہیں اور ہر گندا حربہ استعمال کر رہے ہیں-

مورو گورو ریجن کے دو مولوی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف بکواس کرتے تھے، تمسخر اڑاتے تھے اور بڑی گندی زبان استعمال کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعودؑ کو پیٹ کی بیماری ہوگئی تھی ...... یہ دونوں پیٹ کی بیماری میں دسمبر ۹۷ء میں مبتلاء ہوئے اور ایک ہفتہ کے اندر اندر تڑپ تڑپ کر مر گئے اور تمسخر اڑانے والوں کو ان کے تمسخر نے گھیر لیا-

مخالفین کے بارے میں حضور انور نے فرمایا کہ مورو گورو میں ایک مخالف نے الزام لگایا کہ نعوذ باللہ حضرت بانی سلسلہ نے ایڈز کا شکار ہو کر وفات پائی تھی-اللہ کی قہری تجلی یوں ظاہر ہوئی کہ وہ مخالف خود ایڈز سے مر گیا-

حضور نے فرمایا کہ طاعون کی طرح ایڈز اپنا اثر افریقہ میں دکھا رہی ہے-ایک مخالف نے کھلے بندوں اعلان کیا کہ مرزا غلام احمد کے سارے مرید ایڈز سے مر جائیں گے- چند دن کے بعد اس کے مریدوں نے اس کو اس علاقے سے سمگل کر دیا کیونکہ وہ ایڈز میں مبتلا تھا- تمام آنے جانے والوں کو پتہ لگ گیا کہ یہ شخص ایڈز کا شکار ہے-اس طرح سے یہ بات ہر جگہ پھیل گئی-

ایک مخالف نے اعتراض کیا کہ حضرت مرزا صاحب کو تو آدھ آدھ گھنٹے کے بعد پیشاب آتا تھا، ایسا شخص نمازوں کا التزام نہیں کر سکتا-خدا کی قدرت یہ ہوئی کہ وہ شخص چند دن کے اندر اندر پیشاب کی بیماری کا شکار ہو گیا اس کو پندرہ پندرہ منٹ کے بعد پیشاب آتا تھا- حتیٰ کہ پیشاب میں خون جاری ہو گیا اور وہ شخص چند دن کے اندر مر گیا-

کینیا : حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کینیا کی جماعت میں مدّت سے بہت اختلافات تھے-اب خدا کے فضل و کرم سے راضی خوشی ہیں-اور اب بہت خوش ہیں-دعوت الی اللہ کے میدان میں کام کرنے والے مربی وسیم احمد چیمہ بہت عاجزی اور خوش مزاجی سے کام کرنے والے ہیں-انکساری سے کام کرتے ہیں- بعض ایسے علاقوں میں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے جہاں پہلے ایک بھی احمدی نہ تھا-اب خدا کے فضل و کرم سے پندرہ ہزار بیعتیں ہو چکی ہیں-

ایک جگہ جس کا نام قادیان ہے، وہاں کے ایک باشندے کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ وہاں آٹھ ہزار بیعتیں ہوئی ہیں-خدا تعالیٰ قادیان کے حق میں اپنے افضال نازل کر رہا ہے- قادیان کا نام خدا کے فضل و کرم سے دنیا کے کناروں تک پہنچ رہا ہے-

سیرالیون : سیرالیون کے بارے میں حضور نے فرمایا کہ وہاں پر بہت بڑی تباہی آئی، ملک خانہ جنگی کا شکار ہوا-اب دوبارہ وہاں پر مربیان بھجوائے گئے ہیں-دوبارہ دعوت الی اللہ کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے-نو (۹) گاؤں خدا کے فضل سے احمدیت کی آغوش میں آچکے ہیں-

انڈونیشیا : حضور انور نے فرمایا انڈونیشیا میں بارہ علاقوں میں نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں-ان کو چالیس ہزار بیعتوں کا ٹارگٹ دیا گیا تھا- خدا کے فضل و کرم سے یہ ملک اس ٹارگٹ سے آگے بڑھ گیا ہے- گزشتہ سال ان کی بیعتوں کی تعداد سترہ ہزار تھی جو اس سے پچھلے سال سے دُگنی تھی-اب اس سے تین گنا ہو گئی ہے-

نومبائعین میں پاک تبدیلیاں : ایک مارکیٹنگ افسر جو بڑے سخت مزاج تھے احمدی ہونے کے بعد ان کے مزاج میں غیر معمولی تبدیلی آگئی ہے-اب ان کی طبیعت بڑی نرم ہو گئی ہے اور ان کے افسر نے ان میں حیرت انگیز تبدیلی دیکھ کر ترقی دی-

ایک شخص نے احمدیت کی مخالفت کے غصے میں حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر کو آگ لگا دی (نعوذ باللہ)-

اسکو اُسی وقت ایک احمدی نے کہہ دیا کہ تم کو لازماً اسکی سزا ملے گی- جب وہ شخص روانہ ہوا تو موٹر سائیکل سے گرا اور مر گیا- حضور نے ایسے تائیدی واقعات پیش کر کے بتایا کہ خدا کی تائیدی ہوائیں احمدیت کے حق میں چل رہی ہیں-

انگلستان کے بارے میں حضور نے فرمایا کہ خدا کے فضل و کرم سے دعوت الی اللہ کا رجحان بڑھ رہا ہے- امید ہے کہ یہ کوششیں جلد تیز رفتار ہواؤں میں تبدیل ہو جائیں گی- اس ضمن میں حضور نے چند ایمان افروز واقعات بھی بیان فرمائے-

نئی جماعتوں، مساجد اور تبلیغی مراکز کا مجموعی جائزہ

امسال خدا کے فضل سے ۲۵۶۲ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا- ان میں سے ۱۸۹۴ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت مستحکم ہو چکا ہے- اپریل ۸۴ء سے لے کر اب تک (یعنی دور ہجرت میں) پاکستان کے علاوہ جماعتوں کی تعداد میں اللہ کے فضل سے ۱۰۹۲۹ کا اضافہ ہو چکا ہے-

امسال مساجد میں اضافہ ۱۰۶۶ کا ہے جن میں سے ۱۱۸ مساجد نئی تعمیر ہوئی ہیں اور ۹۴۸ مساجد اپنے اماموں کے ساتھ بنی بنائی عطا ہوئی ہیں- ہجرت کے چودہ سالوں میں کل ۶۱۱۲ مساجد کا اضافہ ہوا ہے- الحمد للہ- جن میں سے وہ مساجد جو بنی بنائی عطا ہوئی ہیں ان کی تعداد ۵۱۳۹ ہے-

جماعتہائے احمدیہ عالمگیر کی مالی قربانی :

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ عالمگیر کی مالی قربانی حیرت انگیز ہے- امسال خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دو کروڑ سات لاکھ بیاسی ہزار پاؤنڈ خرچ کرنے کی توفیق ملی ہے- یہ صرف لازمی چندہ جات اور خصوصی تحریکات کا ٹوٹل ہے-

علاوہ ازیں جماعت کی دنیا بھر میں جتنی تعمیرات ہو رہی ہیں اُن پر وقار عمل کے ذریعہ جو بچت ہے وہ بھی بہت بڑی رقم ہے- چونکہ سب دنیا میں مسجدیں اور تبلیغی مراکز تعمیر ہو رہے ہیں اور ہر تعمیر میں مقامی جماعت وقار عمل کر کے حصہ لیتی ہے اس لئے اس کا شمار کرنا ہمارے لئے ممکن نہیں- شعبہ تعمیرات مرکزیہ کے تابع وقار عمل سے جو رقم بچائی ہے صرف اسی کا محتاط تخمینہ نو لاکھ پاؤنڈ ہے-

حضور نے فرمایا کہ میں جب بھی مالی قربانی پر زور دیتا ہوں تو ہرگز روپے کی کمی سے نہیں- جتنی بھی دین اسلام کی اشاعت کے لئے منصوبے بنانے کی توفیق ملتی ہے ان تمام کے لئے اللہ تعالیٰ اخراجات مہیا فرما دیتا ہے- گویا روپے آگے آگے بھاگ رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں آؤ ہمیں پکڑو اور مزید منصوبے بناؤ اور پھر اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل سے میرے دماغ میں نئے منصوبے داخل فرماتا چلا جا رہا ہے- پس میں جو جماعت کو تلقین کرتا ہوں کہ جتنا خدا نے تمہیں دیا ہے اتنا ہی خدا کی راہ میں خرچ کرو ہرگز روپے کی ضرورت کی خاطر نہیں- ان کی اپنی فلاح و بہبود کی خاطر- میں چاہتا ہوں کہ وہ بچائے جائیں- وہ بخل کے گڑھے میں نہ گریں کیونکہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ یہ گڑھا جہنم تک پہنچا دیتا ہے-

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے مخالفین اور طبقہ امراء و رؤساء کے متعلق فرماتے ہیں یعنی وہ طبقہ امراء و رؤساء جنہیں خدا نے بہت کچھ دیا مگر اس کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق نہیں پاتے-

"میرا خیال ہے کہ اکثر اُن میں سے بدنصیب ہی مریں گے- آنحضرت ﷺ کے وقت میں کس قدر بادشاہ تھے جو اس وقت آپؐ کے معاصرین سے تھے لیکن اُن کو قبولیت کی توفیق عطا نہیں ہوئی- پھر خدا تعالیٰ نے اُن کے بعد غریبوں کو بادشاہ کیا جو آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے- ہمارے متبعین پر بھی ایک زمانہ ایسا آوے گا کہ عروج ہی عروج ہو گا- لیکن یہ ہمیں خبر نہیں کہ ہمارے دور میں ہو یا ہمارے بعد ہو- خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"- (ملفوظات- جلد نمبر ۶ صفحہ ۲۲۲)

پس آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعودؑ کی ان پیش خبریوں کو ہم اپنی آنکھوں سے پورا ہوتا ہوا دیکھ رہے ہیں-

فرنچ سپیکنگ ممالک کی بیعتیں

حضور انور نے فرمایا کہ پانچ سال قبل میں نے ایک رؤیا کا ذکر کیا تھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ فرنچ سپیکنگ علاقے میں کثرت سے احمدیت پھیلے گی- اس کا ثبوت دیکھ لیجئے- ۹۴ء کے بعد سے اب تک کے پانچ سالوں میں فرنچ سپیکنگ ممالک کی بیعتوں کی تعداد ۵۶ لاکھ ۵۰ ہزار پانچ سو گیارہ ہو چکی ہے-

ہندوستان کی بیعتوں میں نمایاں اضافہ

حضور انور نے فرمایا اسی طرح ہندوستان کی بیعتوں میں بھی نمایاں اضافہ ہے- گزشتہ سال ہندوستان کو دو لاکھ ستاسی ہزار نو بیعتیں پیش کرنے کی توفیق ملی تھی جبکہ امسال ہندوستان کو چھ لاکھ انچاس ہزار چار سو انچاس بیعتیں پیش کرنے کی توفیق ملی ہے- اگر گزشتہ پانچ سال کا تجزیہ کیا جائے جیسے فرنچ سپیکنگ ممالک کا کیا گیا ہے تو گزشتہ پانچ سال کی تعداد گیارہ لاکھ پانچ ہزار چھ سو چھپن ہو چکی ہے جبکہ گزشتہ پانچ سال سے پہلے کے سال کی تعداد صرف دو ہزار ایک سو چھپن تھی-

بیعتوں کی کُل تعداد

حضور انور نے آخر پر بیعتوں کی کُل تعداد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ سال خدا کے فضلوں کا خاص سال ہے- امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک بیعتوں کی تعداد پچاس لاکھ، چار ہزار پانچ صد اکانوے ہے-

حضور نے فرمایا کہ میں نے جماعت سے یہ وعدہ کیا تھا کہ میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ میری توقعات کو پورا کرے گا اور نصف کروڑ سے زائد بیعتیں پیش کرنے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے گا چنانچہ اب تک کی اطلاع کے مطابق جیسا کہ آپ پر ظاہر ہو چکا ہے ۹۳ ممالک سے ۲۲۳ قومیں احمدیت میں داخل ہوئی ہیں اور ۵۰ لاکھ کا ٹارگٹ پورا ہو کر اس سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں- حضور نے فرمایا کہ کل صبح عالمی بیعت میں ان کی نمائندگی ہو گی اور مختلف زبانوں میں ساتھ ساتھ ترجمہ ہو گا- اس ترجمے کی آواز بیک وقت اٹھتی ہے اسلئے وہی لوگ اس کو سمجھ سکتے ہیں جو وہ زبان جانتے ہیں مگر اکثر کے نزدیک صرف ایک شور ہے مگر اس شور میں بڑا لطف ہے- ان کی روحیں سجدہ ریز ہو جاتی ہیں- دنیا بھر کی جماعتیں بڑی تعداد میں ڈش انٹینا کے ذریعہ اس عالمی بیعت میں شامل ہو رہی ہوں گی-

حضور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے آج صبح جلسہ کی حاضری ۱۵ ہزار ۱۱۳ تھی جس نے پچھلے سارے ریکارڈ توڑ دیئے ہیں- حضور نے فرمایا کہ ہم امید رکھتے ہیں کہ ہمارے دلوں کے اندر جو تموج پیدا ہو رہے ہیں وہ دعا بن کے اٹھ رہے ہیں اور اٹھتے رہیں گے اور عرش کے کنگرے بھی ہلا دیں گے- اللہ ہمارے ساتھ ہو- اللہ ہمارے ساتھ ہے اور اللہ ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے- اس کے ساتھ ہی حضور انور کا خطاب ختم ہوا اور افریقن احمدیوں نے اپنے مخصوص انداز میں نہایت دلربا آوازوں میں "لَآ اِلٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کے پاکیزہ کلمہ کا ورد شروع کیا جس میں تمام حاضرین شامل ہوئے- (بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن)

انعامی مقالہ نویسی

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تعلیمی سال ۹۹-۹۸ء کیلئے "مقام والدین" کا عنوان مقالہ نویسوں کیلئے منتخب کیا گیا ہے۔ مقالہ میں اوّل دوم- سوم آنے والے کیلئے علی الترتیب ۱۵۰۰-۱۰۰۰-۵۰۰ روپے انعام مقرر کئے گئے ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ خود اس میں شامل ہوں اور ایسے تعلیم یافتہ بچوں کو اس انعامی مقالہ مین شامل ہونے کی تاکید کریں۔ تاکہ مقالہ لکھنے کے ساتھ ان کے علمی ذوق میں اضافہ ہو۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سلطان القلم کے لقب سے نوازا ہے۔ اور یہ ملکہ جماعت کو بھی عط کیا گیا ہے۔ لہٰذا ہم پر لازم ہے کہ ایسے تحریری انعامی مقالہ کے موقعہ پر ہم ارشاد ربانی ربِّ زدنی علمَ کے مطابق ایسے علمی معیار کو بڑھانے کیلئے کوشش کریں۔

شرائط مقالہ :-

۱- مقالہ کم از کم دس ہزار (۱۰،۰۰۰) الفاظ پر مشتمل ہونا چاہئے جو عربی، اردو یا انگریزی زبان میں ہو۔

۲- مقالہ صفحہ کے نصف حصہ میں خوشخط تحریر کریں۔

۳- مضمون میں حوالہ جات مستند اور سن کے ساتھ ہونے چاہئیں۔

۴- مقالہ نظارت ہذا میں مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۹۹ء تک پہنچ جانا چاہئے۔ ۲۸ فروری کے بعد موصول ہونے والے مقالہ جات اس انعامی مقالے میں شامل نہیں ہونگے۔

۵- مقالہ نظارت تعلیم میں بھجوانے کے بعد اس کی واپسی کا مطالبہ قابل قبول نہ ہو گا۔

۶- مقالہ کے جملہ حقوق نظارت تعلیم کے حق میں محفوظ ہونگے کسی مقالہ نویس کو اس کی از خود اشاعت کی اجازت نہیں ہو گی۔

۷- مقالہ کے بارے میں نظارت کا فیصلہ آخری ہو گا۔

مقالہ میں حصہ لینے میں کسی عمر کی قید نہیں ہے۔ مقالہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک بنام نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پتہ پر ارسال کیا جائے۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیا

دُعائے مغفرت

افسوس مکرمہ حسینہ بیگم صاحبہ ۱۸ ستمبر کو دوپہر دو بجے امر تسر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ مکرم صوفی علی محمد صاحب مرحوم درویش قادیان اور اب تک کا سارا عرصہ نہایت صبر و شکر کے ساتھ گذارا آپ ہنس مکھ ملنسار اور صوم و صلوٰۃ کی پابند اور کئی خوبیوں کی مالک تھیں۔ آپ نے اپنے پیچھے پہلے خاوند سے دو بیٹیاں ایک بیٹا اور دوسرے خاوند سے چھوٹے چھوٹے دو بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ صرف دو بڑی بیٹیاں ہی شادی شدہ ہیں۔ مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

(ادارہ)

جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کا

پچاسواں جلسہ سالانہ

San Jose ایریا میں نئی مسجد بیت البصیر کا افتتاح

(محمد صدیق شاہد گورداسپوری)

ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں احمدیہ مسلم مشن کا قیام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک نہایت مخلص صحابی حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کے ذریعہ فروری ۱۹۲۰ء میں عمل میں آیا۔ آپ کو امریکہ میں داخل ہونے سے قبل بعض مشکلات کا سامنا ہوا۔ فلاڈلفیا بندرگاہ پر آپ کو جہاز سے اترتے وقت روک لیا گیا اور اس وجہ سے کہ آپ ایک ایسے مذہب یعنی اسلام کے پیروکار ہیں جو تعدد ازدواج کی تعلیم دیتا ہے۔ آپ کو ایک جزیرہ میں حراست میں رکھا گیا۔ بالآخر امیگریشن محکمہ سے گفت و شنید کے بعد آپ کو ملک میں داخل ہونے کی اجازت مل گئی۔ پہلے آپ نیویارک تشریف لے گئے وہاں سے ستمبر ۱۹۲۰ء کو شکاگو پہنچ گئے اور ایک چھوٹا سا مکان خرید کر اسے مسجد کی شکل دی اور اپنی تبلیغی مساعی کا آغاز فرمایا۔ وہ مکان اب گرا کر اور ملحقہ پلاٹ خرید کر خدا تعالیٰ نے جماعت کو وہاں ایک خوبصورت مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے جس کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۹۴ء میں فرمایا تھا۔ اور اس کا نام صادق مسجد رکھا گیا ہے۔

خدا تعالیٰ نے حضرت مفتی صاحب کی دعاؤں اور مساعی میں برکت ڈالی اور آپ کی ذاتی شخصیت اور وجاہت نے بھی لوگوں کو متاثر کیا اور لوگ آہستہ آہستہ آپ کے گرد جمع ہونے شروع ہو گئے اور اسلام قبول کرنے لگے۔ چنانچہ آپ نے ان نو مسلموں کی تعلیم و تربیت کے لئے اس مسجد میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت ترقی کرتی چلی گئی اور دوسرے مقامات و شہروں میں بھی جماعتیں قائم ہو گئیں۔ حضرت مفتی صاحب کے بعد حضرت مولوی محمد دین صاحب تشریف لائے۔ وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ پھر مرکز سلسلہ قادیان اور بعد میں ربوہ سے مزید مبلغین کی آمد شروع ہو گئی اور اسلام اور احمدیت کی اشاعت کا کام وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا مگر ابتدا میں مالی مشکلات اور آمد کے محدود ذرائع کی وجہ سے ہر جگہ مشن ہاؤسز اور مساجد کا قیام عمل میں نہ لایا جا سکا۔

۱۹۵۰ء میں واشنگٹن ڈی سی میں اس وقت کے مبلغ مکرم چوہدری خلیل احمد ناصر صاحب کی کوشش سے ایک تین منزلہ مکان خرید کیا گیا جو شہر کے بہترین علاقہ Leroy Place پر واقع ہے اسے مسجد اور مشن ہاؤس کے طور پر استعمال میں لایا جانے لگا جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے امریکن فضل مسجد تجویز فرمایا جو اب تک قائم ہے اور ۱۹۹۴ء تک یعنی بیت رحمان کی تعمیر تک یہی بطور مرکز استعمال ہوتا رہا۔

باقی جگہوں پر کرایہ کے مکانوں میں اشاعت اسلام کا کام سرانجام پاتا رہا۔ مگر جوں جوں جماعت ترقی کرتی چلی گئی کئی ایک اور شہروں میں بھی جماعت قائم ہوئی، مکانات خرید کر مشن ہاؤسز قائم کئے گئے یا مساجد کی تعمیر کی گئیں۔ چنانچہ ڈیٹن اوہائیو میں ۱۹۶۵ء میں ایک خوبصورت مسجد تعمیر کی گئی جس کا نام 'فضل عمر مسجد' رکھا گیا۔ بعد میں بعض اور شہروں میں مزید مساجد قائم ہوئیں جن میں یوسف مسجد توسان (ایریزونا)، بیت الحمید مسجد لاس اینجلیز (کیلی فورنیا)، بیت النصیر میامی (فلوریڈا)، صادق مسجد شکاگو، بیت الظفر ڈیٹرائٹ، بیت صادق سینٹ لوئیس، بیت الواحد کلفٹن (نیوسی)، بیت الہادی اولڈ برج (نیوجرسی) بیت الظفر نیویارک، بیت النصیر روچسٹر (نیویارک)، بیت الاحد کلیولینڈ (اوہائیو)، مسجد رضوان پورٹ لینڈ (اوریگن)، ناصر مسجد فلاڈلفیا، نور مسجد پٹس برگ (پنسلوینیا)، نور مسجد یورک (پنسلوینیا)، بیت القدیر ملواکی شامل ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت احمدیہ امریکہ کے جلسہ سے خطاب کے لئے جلسہ گاہ کی طرف تشریف لے جا رہے ہیں۔ عقب میں مسجد بیت الرحمان نمایاں ہے۔ (تصویر: بشیر ناصر کینیڈا)

۱۹۹۴ء میں خدا تعالیٰ نے میری لینڈ ریاست میں واشنگٹن ڈی سی سے قریباً ۳۰ میل کے فاصلہ پر ایک وسیع، دیدہ زیب اور مشرقی فن تعمیر کی عکاسی کرنے والی مسجد تعمیر کرنے کی جماعت کو توفیق عطا فرمائی جس کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے جون ۱۹۹۴ء میں امریکہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر فرمایا۔ تہ خانے میں دفاتر بھی تیار کئے گئے اور اب یہی بطور مرکز جماعت ہائے احمدیہ امریکہ استعمال ہو رہے ہیں۔ اب امریکہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بیس مساجد اور ۲۰ ریاستوں میں ۳۰ جگہ مشن ہاؤسز قائم ہو چکے ہیں جن میں دس مرکزی و لوکل مبلغین کام کر رہے ہیں۔

مجھے یاد ہے کہ غالباً ۱۹۷۶ء کے آخیر یا ۱۹۷۷ء کے شروع میں مولوی شاہ احمد نورانی پاکستان سے امریکہ آئے۔ یہاں تو ان کے آنے اور جانے کی خبر تک نہ ہوئی مگر انہوں نے لندن جا کر ایک سراسر جھوٹا اور بے بنیاد بیان داغ دیا کہ میں وہاں قادیانیوں (احمدیوں) کے مشنوں پر تالے لگوا کے آیا ہوں، یا ان پر تالے لگے ہوئے دیکھے۔ وہ بیان ان کا اردو اخبار جنگ لندن میں شائع ہوا۔ اس وقت میں واشنگٹن ڈی سی میں بطور امیر و مبلغ انچارج امریکہ خدمات سرانجام دے رہا تھا اور جنگ اخبار لندن سے منگواتا تھا۔ جب میں نے یہ بیان اس اخبار میں پڑھا تو جہاں ایک طرف مجھے اس صدی کے مولویوں کی حالت زار پر افسوس ہوا جو محض سستی شہرت کے لئے ایسے جھوٹے اور بے بنیاد بیانات دیتے ہوئے ذرہ شرم محسوس نہیں کرتے وہاں پاکستان کے عوام تو الگ رہے اچھے پڑھے لکھے اور علمی طبقہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں پر بھی افسوس ہوا کہ وہ ایسے بیانات پر بغیر کسی تحقیق کے یقین کر لیتے ہیں جو محض ان کی جماعت احمدیہ سے دشمنی اور تعصب پر دلالت کرتا ہے اور ان کی صحافت پر ایک بدنما داغ ہے۔

چنانچہ میں نے فوراً ایڈیٹر جنگ کی خدمت میں تحریر کیا کہ مولوی صاحب کا یہ بیان سراسر غلط، جھوٹ کا پلندہ اور کذب بیانی پر مشتمل ہے اور اس میں ذرہ بھر بھی حقیقت نہیں ہے۔ میں یہاں موجود ہوں اور جماعتی ترقی اور ملک میں پھیلے ہوئے مختلف مشنوں کی کارکردگی سے آگاہ اور عینی شاہد ہوں لہذا مولوی صاحب کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ جماعت احمدیہ کے کسی ایک مشن کا نام بتا دیں جہاں وہ گئے اور وہاں انہوں نے تالہ لگوا دیا یا انہوں نے تالہ لگا دیکھا۔ شروع خط میں میں نے اس صدی کے ایسے مولویوں کے بارہ میں آنحضرت ﷺ کی اس پیشگوئی کا بھی ذکر کیا جس میں بیان فرمایا گیا ہے کہ وہ اس وقت آسمان کے نیچے زمین پر بدترین مخلوق متصور ہونگے جن سے فتنہ پھوٹے گا اور ان میں ہی عود کر آئے گا۔ محترم ایڈیٹر صاحب نے شرافت دکھائی اور اس حصہ خط کو شائع کر دیا جو مولوی صاحب کے بیان کی تردید پر مشتمل تھا مگر جو کچھ مولویوں کے کردار کے بارہ میں لکھا گیا تھا اس کو شائع نہ کیا۔

امریکہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جو اس وقت تک ترقی کر چکی ہے کیا بلحاظ جماعتوں اور مشنوں کے قیام کے اور کیا بلحاظ مالی قربانیوں کے وہ ایسے مولویوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے کہ یہ ایک خدائی جماعت ہے جس کا پھولنا اور پھلنا اور ترقی کرنا مقدر ہو چکا ہے اور یہ ایک ایسا نور ہے جو مولویوں کی منہ کی پھونکوں سے بجھایا نہیں جا سکے گا۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ؎

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
جسکی تائیدیں ہوئی ہوں میرے جیسی بار بار

امسال کا جلسہ سالانہ تو اس صداقت کا ایک زندہ اور تابندہ ثبوت تھا۔ جس کی بنیاد ۱۹۴۸ء میں رکھی گئی۔ اس ملک میں جب جماعت نے ترقی کرنی شروع کی تو ممبران کی تعلیم و تربیت، ان کے اندر باہمی اخوت و محبت کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے اور ملک میں اسلام اور احمدیت کی اشاعت و ترویج کے لئے مؤثر ذرائع اور پروگرام مرتب کرنے کے لئے مبلغ انچارج مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر نے ایک اور اہم قدم اٹھایا اور ستمبر ۱۹۴۸ء میں ڈیٹن اوہائیو میں پہلا جلسہ سالانہ منعقد کیا گیا جس میں چند سو احباب نے شرکت کی۔ پھر ہر سال یہ مقدس اور للّٰہی جلسہ امریکہ کے مختلف شہروں میں منعقد ہوتا رہا اور اس میں شمولیت کرنے والوں کی تعداد بھی بڑھتی رہی۔

امسال خدا تعالیٰ نے جماعت ہائے امریکہ کو ۲۵ تا ۲۷ جون اپنا پچاسواں جلسہ سالانہ نئی تعمیر شدہ مسجد بیت الرحمٰن سے ملحقہ قطعہ زمین میں منعقد کرنے کی توفیق دی۔ جماعت احمدیہ امریکہ نے اس میں شرکت کے لئے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے مشنوں سے بھی درخواست کی کہ وہ اس موقع پر اپنے اپنے نمائندگان بھجوائیں۔ چنانچہ گھانا، نائجیریا، گیمبیا، ماریشس، ٹرینیڈاڈ، لندن، کینیڈا، جرمنی، ملائشیا، انڈیا، پاکستان وغیرہ سے نمائندگان نے شرکت کی۔ پاکستان کی نمائندگی خاکسار کو کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

کینیڈا سے تو شریک ہونے والوں کی تعداد سینکڑوں میں تھی۔ چنانچہ ملک کے طول و عرض سے آنے والے احمدیت کے پروانوں اور بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے حاضرین کی تعداد خدا تعالیٰ کے فضل سے آٹھ ہزار ہو گئی۔

اس جلسہ کی سب سے بڑی خصوصیت اور

دُعائے مغفرت

بتاریخ ۳۰-۸-۹۸ بروز اتوار خاکسار کی اہلیہ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ کنڈور علاقہ ورنگل آندھرا میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اہلیہ کی مغفرت بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق پانے کیلئے درخواست دُعا ہے۔ (محمد عبدالستار سجانی معلم وقف جدید بیرون)

برکت یہ تھی کہ اس میں ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس لندن سے تشریف لائے اور شریک جلسہ ہوئے اور آپ نے اپنے روح پرور خطبہ جمعہ اور دلوں کو گرما دینے والے ایمان افروز ارشادات سے احباب جماعت کو مستفید فرمایا اور اپنے روحانی فرزندوں کو انفرادی اور اجتماعی ملاقات سے شرف بخشا اور دونوں طرف سے غیر معمولی محبت، الفت اور چاہت کا مظاہرہ ہو رہا تھا۔ عاشقان خلافت احمدیہ اپنے پیارے آقا کو اپنے درمیان پاکر پھولے نہیں سماتے تھے۔ بہر کیف عید کا سا سماں تھا۔ ہر رنگ و نسل اور ملک سے تعلق رکھنے والے احمدیت کے شیدائی اور فدائی ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے اور گلے ملتے نظر آرہے تھے اور اسلامی اخوت او رمحبت کا ایک کیف انگیز نظارہ تھا جو آنکھوں کے سامنے دکھائی دے رہا تھا۔

احباب جماعت امریکہ نے حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کی سرکردگی میں دور و نزدیک سے آنے والے مہمانوں کی مہمان نوازی اور ان کو ہر طرح سے آرام پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

سین ہوزے (San Jose) میں مسجد کا افتتاح

سین ہوزے امریکہ کی ریاست کیلیفورنیا کے بڑے شہر سان فرانسسکو سے قریباً پچپن میل دور جنوب میں ہے اور اس علاقہ میں آج سے ۲۲ سال قبل ۱۹۷۶ء میں جب میں واشنگٹن سے دورہ پر آیا تو یہاں نہ صرف یہ کہ کوئی باقاعدہ جماعت نہیں تھی بلکہ کوئی احمدی گھرانہ بھی مشکل سے نظر آتا تھا۔ صرف پٹس برگ میں جو یہاں سے قریباً اسی میل دور ہے۔ مکرم سید شریف احمد صاحب اور چند اور احمدی گھرانے موجود تھے۔ یا پھر فجی سے آئے ہوئے کچھ احمدی جو زیادہ تر سان فرانسسکو ایریا میں رہتے تھے۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں ایک بہت بڑی جماعت قائم ہو گئی ہے جو پچپن گھرانوں پر مشتمل ہے جن میں امریکن، پاکستانی، بنگلہ دیشی، فیجین اور انڈین شامل ہیں اور ارد گرد کی دوسری جماعتوں کو بھی ملا لیا جائے تو ان کی تعداد ۳۰۰ گھرانوں تک پہنچ جاتی ہے

کچھ عرصہ سے جماعت کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر احباب جماعت اور ان کے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک مشن ہاؤس اور مسجد کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی۔ خدا تعالیٰ نے یہاں کے احباب جماعت کو اپنی مدد آپ کے تحت رقم اکٹھی کر کے ایک قطعہ زمین جو اڑھائی ایکڑ پر مشتمل تھا ساڑھے آٹھ لاکھ ڈالر کی گرانقدر رقم ادا کر کے خریدنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس میں علاوہ خالی زمین کے ایک عمارت بھی تھی جس میں تین بڑے ہال، چار کمرے، کچن اور غسل خانے وغیرہ بھی موجود تھے۔ یہ عمارت پہلے ایک چرچ اور اسکول کے لئے استعمال میں لائی جاتی تھی۔ چنانچہ یہ عمارت مسجد، مشن ہاؤس اور جماعت کی دیگر ضروریات کے لئے خدا تعالیٰ نے بنی بنائی مہیا فرما دی اور احباب جماعت نے دن رات وقار عمل کر کے اور ضروری ترامیم کر کے اسے مسجد اور میٹنگز کے لئے تیار کیا اور پہاڑی پر ایک چھوٹا سا منارہ بھی بنایا گیا۔ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیش خبری جو خدا تعالیٰ نے آپ کو دی تھی کہ میں تیرے دلی محبوں کا گروہ بڑھاؤں گا اور ان کے اموال اور نفوس میں برکت ڈالوں گا بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ جماعت ہائے امریکہ کے پچاسویں جلسہ سالانہ میں شرکت کے بعد اس مسجد کے افتتاح کے لئے تشریف لائے۔ حضور مورخہ یکم اور دو اگست کی درمیانی رات کو سان فرانسسکو تشریف لائے۔ احباب جماعت نے ائرپورٹ پر اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا اور وہاں سے آپ فری ماؤنٹ (Free mount) علاقہ کے ہلٹن ہوٹل میں تشریف لے گئے جہاں آپ کے قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔ وہاں سے حضور مورخہ ۲ر اگست بروز جمعرات مسجد اور مشن ہاؤس تشریف لائے اور احباب جماعت کو شرف ملاقات بخشا۔ یہ ملاقاتیں صبح سے شام تک جاری رہیں سوائے نمازوں اور کھانے کے اوقات کے۔

اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے دور و نزدیک کی جماعتوں سے قریباً ایک ہزار افراد تشریف لائے۔ وینکوور کینیڈا سے بھی ایک خاصی تعداد میں دوست تشریف لائے۔ اسی طرح غانا سے مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب بھی اس مسجد کے افتتاح کے لئے تشریف لائے۔

یہاں بھی واشنگٹن والی کیفیت تھی۔ ہر فردِ جماعت دل میں انتہائی خوشی محسوس کر رہا تھا کہ اسے اپنے پیارے آقا کی زیارت اور ملاقات نصیب ہو رہی ہے۔ اگلے روز جمعہ کیلئے حضور تشریف لائے اور ایک نہایت ہی روح پرور اور ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضور نے جماعت کو مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلائی اور اپنی آئندہ نسل کی تعلیم و تربیت کی طرف خصوصیت سے توجہ دینے اور ان کی نگرانی کی تلقین فرمائی۔

اسی شام پانچ بجے اصل تقریب کا انعقاد ہوا جس میں شمولیت کے لئے سین ہوزے جماعت نے ہر مذہب و ملت اور رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے احباب کو دعوت دی تھی۔ اور معززین شہر و ریاست سے بھی رابطہ کر کے ان کو بھی دعوت دی گئی تھی۔ چنانچہ احباب جماعت کے علاوہ معززین شہر جن میں امریکن، چینی، جاپانی، انڈین اور پاکستانی اور دیگر ممالک کے لوگ شامل تھے قریباً دو صد کی تعداد میں تشریف لائے۔ ان میں Milpitas شہر اور Free Mount شہر کے میئرز اور کیلیفورنیا ریاست کے ایک سینیٹر بھی شامل تھے جنہوں نے حضور انور کی خدمت میں خوش آمدید کہتے ہوئے اپنے اپنے رنگ میں خیالات کا اظہار کیا اور اپنے شہریوں کی طرف سے اس خوشی کے موقعہ پر ایک اعلامیے (Proclamations) حضور انور کی خدمت میں پیش کئے۔

شہر Milpitas جس میں یہ مسجد تعمیر کی گئی ہے اسکے میئر نے حضور کی خدمت میں شہر کی چابی پیش کی جو اس محبت اور فراخدلی کا مظاہرہ تھا جو وہ اپنے دل میں جماعت احمدیہ کے بارہ میں رکھتے ہیں۔ حضور نے اس موقع پر نہایت ہی پُر معارف الفاظ فرمائے۔ فرمایا:

"Which heart does this open? The key which opens all hearts is the Love of God."

یعنی یہ چابی کون سا دل کھولتی ہے؟ وہ چابی جو تمام دلوں کو کھولتی ہے وہ تو اللہ تعالیٰ کی محبت ہے۔ اس فقرہ سے تمام حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔

جلسہ سالانہ USA کے بعض رضاکار کارکنان حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی معیت میں۔ (تصویر: بشیر ناصر کینیڈا)

اس سے قبل سان ہوزے جماعت کے صدر مکرم ملک وسیم احمد صاحب نے حضور کی خدمت میں Welcome ایڈریس پیش کیا اور جماعت میں حضور کے مقام اور شخصیت پر روشنی ڈالی اور اکناف عالم میں جماعتی ترقی کے بعض پہلوؤں کو بیان کیا۔ پھر حضور نے حاضرین سے خطاب فرماتے ہوئے اسلام میں عبادت کی حقیقت، مسجد کی اہمیت و ضرورت اور اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ یہ بیت اللہ یعنی خدا کا گھر ہے۔ لہٰذا اس میں ہر مذہب و ملت اور رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرتے ہیں داخل ہونے اور اپنے اپنے طریق پر عبادت کرنے کا حق حاصل ہے اور اس کے دروازے ہر ایک کے لئے کھلے ہیں۔ پھر حضور نے تمام حاضرین سمیت دعا کی۔ اس طرح یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ بعد میں سب حاضرین کی خدمت میں شام کا کھانا پیش کیا گیا۔ معززین شہر و ریاست نے حضور کی معیت میں کھانا تناول کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بعد ازاں حضور نے پھر بعض احباب کو شرف ملاقات بخشا اور شام کو واپس ہوٹل تشریف لے گئے۔ یہاں سے مورخہ ۴ر اگست صبح قریباً دس بجے حضور واشنگٹن کے لئے روانہ ہوئے اور احباب جماعت نے دلی دعاؤں کے ساتھ اپنے پیارے آقا کو الوداع کہا۔ اس تقریب کی خبریں مختلف اخبارات میں شائع ہوئیں۔ ان اخبارات نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض، جماعت کے عقائد خصوصاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات، دنیا بھر میں پھیلے ہوئے مشنوں کی تعداد اور کارکردگی۔ مقامِ خلافت، پاکستان میں جماعت کی مخالفت اور ایذا رسانیوں کا ذکر کیا۔ اور پھر ایم ٹی اے کی خدمات اور اس مربوط نظام پر بھی روشنی ڈالی۔ اس طرح خدا کے فضل سے ایک وسیع حلقہ تک جماعت کو متعارف کرانے کا موقع میسر آیا۔

آخر میں اس امر کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ سین ہوزے جماعت کے احباب نے جن میں مرد، عورتیں اور بچے سب شامل ہیں اس تقریب کو کامیاب بنانے کے لئے دن رات کام کیا اور بڑی محنت اور لگن کے ساتھ وقت کی قربانی کر کے اس جگہ کو تقریب کے لئے شایان شان تیار کیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ☆☆

درخواست دُعا

مکرم منور احمد صاحب ابن منصور احمد صاحب آف حیدر آباد ایک عرصہ سے گردوں کے انفکشن کی وجہ سے شدید بیمار ہیں احباب جماعت سے موصوف کی صحت و سلامتی درازی عمر کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر۔/۵۰ روپے) (ادارہ بدر)

واقفین نو کے لئے ہدایات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا:

"واقفین نو کے گھروں میں کبھی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جس سے نظام جماعت کی تخفیف ہوتی ہو یا کسی عہدیدار کے خلاف شکوہ ہو۔ وہ شکوہ اگر سچا بھی ہے پھر بھی اگر آپ نے اپنے گھر میں کیا تو آپ کے بچے ہمیشہ کے لئے اس سے زخمی ہو جائیں گے۔ آپ تو شکوہ کرنے کے باوجود اپنے ایمان کی حفاظت کر سکتے ہیں لیکن آپ کے بچے زیادہ گہرا زخم محسوس کریں گے۔ یہ ایسا زخم ہوا کرتا ہے کہ جس کو لگتا ہے اس کو کم لگتا ہے جو قریب دیکھنے والا ہے اس کو زیادہ لگتا ہے۔ اس لئے اکثر وہ لوگ جو نظامِ جماعت پر تبصرے کرنے میں بے احتیاطی کرتے ہیں ان کی اولادوں کو کم و بیش ضرور نقصان پہنچتا ہے اور بعض ہمیشہ کے لئے ضائع ہو جاتی ہیں۔ واقفین بچوں کو نہ صرف اس لحاظ سے بتانا چاہئے بلکہ یہ بھی سمجھانا چاہئے کہ اگر تمہیں کسی سے شکایت ہے خواہ تمہاری توقعات اس کے متعلق کتنی ہی عظیم کیوں نہ ہوں اس کے نتیجے میں تمہیں اپنے نفس کو ضائع نہیں کرنا چاہئے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ از فروری ۱۹۸۹ء)

یاد رفتگاں

محترم ملک مظفر احمد صاحب مرحوم صحابی کا ذکرِ خیر

(شیخ عبدالحمید عاجز واقف زندگی درویش قادیان)

آپ کا اصلی وطن موضع دھرمکوٹ رندھاواہ ضلع گورداسپور تھا آپ کے دادا ملک فقیر اللہ صاحب مرحوم بدوملی ضلع سیالکوٹ میں پٹواری تھے اور فرقہ اہل حدیث سے تعلق رکھتے تھے۔ اور بڑے عالم دوست انسان تھے۔ اُن کے بعد ان کے بیٹے ملک علی محمد صاحب پٹواری ہو گئے۔ جو ملک مظفر احمد صاحب مرحوم کے والد تھے۔ علی محمد صاحب دیندار کم گو بزرگ تھے۔ بدوملی میں ان کی نیکی اور تقویٰ کی وجہ سے بڑی عزت تھی۔ ان کے مکان کے سامنے ہی مسجد تھی جہاں وہ نمازیں پڑھایا کرتے تھے۔ آپ پانچ بھائی تھے سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں داخل ہو کر صحابی ہونے کا شرف حاصل تھا۔

۱۔ حسین بخش صاحب مرحوم منٹگمری میں صدر قانونگو تھے اور وفات کے بعد بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہیں۔

۲۔ علی محمد صاحب مرحوم بدوملی میں پٹواری تھے۔ ۳۔ غلام حسین صاحب مرحوم بھی پٹواری تھے۔ ۴۔ غلام احمد صاحب مرحوم نواب صاحب بھوپال کی لائبریری میں کام کرتے تھے۔ ۵۔ نور احمد صاحب مرحوم ایبٹ آباد میں وکیل تھے۔ بڑے دین دار اور قابل وکیل تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدمات میں گورداسپور حاضر ہوتے رہے ان کی دوسری شادی مولوی محمد علی صاحب لاہوری کی بیوی کی خالہ سے ہوئی تھی۔ جس کی وجہ سے ۱۹۱۴ء میں خلافت کے متعلق اختلاف ہو کر مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال دین کے ہم خیال ہو گئے تھے۔ مگر ملک مظفر احمد صاحب آخر دم تک خلافت سے وابستہ رہے۔

مکرم ملک مظفر احمد صاحب مرحوم کی پیدائش ۱۸۸۹ء کی ہے ۱۹۰۳ء میں آپ اپنے والد صاحب کے حکم سے قادیان آگئے اور چھٹی جماعت میں داخلہ لیا۔ ۱۹۰۷ء میں میٹرک پاس کیا جس کے بعد اسلامیہ کالج لاہور میں داخلہ لیا۔ مگر ۱۹۰۸ء میں اپنے والد صاحب کی وفات کے بعد تعلیم جاری نہ رکھ سکے۔ اور ملازمت اختیار کرلی۔ ملٹری میں کلرک کے طور پر ملازمت شروع کی آپ فرماتے تھے کہ جب وہ ۱۹۰۳ء میں قادیان آئے تو جب بٹالہ پہنچ کر تانگا کی انتظار میں کھڑے تھے تو وہاں ایک بزرگ مل گئے جن کے دریافت کرنے پر انہوں نے بتایا کہ قادیان تعلیم حاصل کرنے کیلئے جانا ہے۔ تو وہ خوش ہوئے اور انہوں نے ان کو اپنے ساتھ تانگا میں بٹھالیا۔ یہ مکرم مولوی محمد احسن صاحب امروہی تھے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دروازہ پر دستک دی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے۔ حضور اقدس خندہ پیشانی سے ملے اور گھر سے خود دودھ کے دو پیالے لائے حضور نے ایک پیالہ مولوی صاحب کو دیا۔ اور ایک ان کو۔ پھر حضور کے دریافت کرنے پر جب مولوی صاحب نے بتایا کہ وہ قادیان میں تعلیم کیلئے آئے ہیں تو حضورؑ بہت خوش ہوئے۔ اس کے بعد کئی مرتبہ حضورؑ سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ ویسے تو آپ پیدائشی احمدی تھے۔ مگر ۱۹۰۳ء میں آپ نے دستی بیعت کی۔

محترم ملک مظفر احمد صاحب مرحوم کے ایک چچا مکرم حسین بخش صاحب مرحوم جن کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ خاکسار کے حقیقی نانا تھے۔

ملک صاحب مرحوم کے والد علی محمد صاحب بدوملی میں پٹواری تھے اور محترم ڈاکٹر سید عبدالستار صاحب مرحوم رعیا میں ڈاکٹر تھے۔ ہر دو کے دوستانہ تعلقات تھے۔ اور محترم ڈاکٹر صاحب نے اپنے تین بیٹے محترم سید ولی اللہ شاہ صاحب سید حبیب اللہ شاہ صاحب، سید عزیز اللہ شاہ صاحب قادیان میں تعلیم کیلئے بھجوائے۔ اس طرح یہ اصحاب بھی محترم ملک مظفر احمد صاحب کے دوست تھے۔ ملک صاحب مرحوم حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کے شاگرد تھے۔ اور انگریزی میں ان کو عموماً ۹۵٪ فیصد نمبر ملا کرتے تھے۔

جب ۳۳-۱۹۳۲ء میں مکرم ملک صاحب ملٹری سے ریٹائرڈ ہو کر قادیان آئے ان دنوں حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ ترجمۃ القرآن انگریزی کا کام کررہے تھے۔ انہوں نے ملک صاحب کو فرمایا کہ وہ بھی اس کام میں حصہ لینے کیلئے آیا کریں۔ چنانچہ مکرم ملک صاحب کئی ماہ حضرت مولوی صاحب کے دفتر میں باقاعدگی سے جانے لگے۔

ملک صاحب کی پہلی شادی شیخ علی احمد صاحب وکیل جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدمات کی گورداسپور میں پیروی کیا کرتے تھے۔ کی نواسی مقبول بیگم سے ۱۹۱۲ء میں ہوئی تھی۔ جن کے بطن سے ایک لڑکی اور دو لڑکے ہوئے۔ وہ ۱۹۲۳ء میں وفات پاگئیں۔ جس کے بعد ۱۹۲۴ء میں ان کی دوسری شادی پہلی بیوی کی چھوٹی بہن جمیلہ اللہ دتی سے ہوئی۔ ان کے بطن سے تین لڑکے اور ایک لڑکی پیدا ہوئے۔

تقسیم ملک کے بعد جبکہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کا دفتر لاہور میں تھا آپ کافی عرصہ حضرت میاں صاحب کے ساتھ حفاظت مرکز کا کام کرتے رہے۔ ایک مرتبہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ مظفر احمد تو میرے ملٹری سکریٹری ہیں۔

۱۹۳۱ء میں آپ نے اپنے بال بچے قادیان میں مستقل رہائش کیلئے بھجوا دیئے تاکہ وہ اس ماحول میں تعلیم و تربیت حاصل کر سکیں۔

۱۹۳۴ء کا زمانہ مالی مشکلات کے دور کا تھا۔ اور قدرے بیکاری کا وقت تھا۔ احمد نگر میں ایک آفیسرز سال آرمز سکول کھلا جس کے انتظام کیلئے ایک ایماندار اور قابل آدمی کی ضرورت تھی۔ اِس آسامی کیلئے اخبار میں اشتہار بھی حکومت کی طرف سے دیا گیا۔ ایک انگریز کرنل جو آپ کے بڑے مداح تھے نے مکرم ملک صاحب مرحوم کو لکھا کہ درخواست بھیج دو۔ اور خود اس درخواست پر زور دار سفارش بھی کردی۔ اس کام کیلئے کئی سو درخواستیں تھیں۔ جب انگریز افسروں کے بورڈ کے سامنے ملک صاحب مرحوم کی درخواست کرنل صاحب کی سفارش کے ساتھ پیش ہوئی تو بورڈ کے ممبروں نے ملک صاحب کا انتخاب کرلیا اس ملازمت کے متعلق انہوں نے ایک خواب بھی دیکھا تھا۔ ملک صاحب مرحوم عرصہ پانچ سال تک احمد نگر میں ملازم رہے۔ اور ۱۹۳۹ء میں واپس قادیان آگئے۔ ۱۹۴۰ء میں جنگ کی وجہ سے ان کو پھر فوج میں جانا پڑا۔ آپ کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب کتب گھر میں رکھتے اور اُن کا بغور مطالعہ کرتے۔ کتب پر جابجا نوٹ لکھے ہوتے۔ "یہ نشان میرے سامنے پورا ہوا"۔ "اس نشان کا میں خود گواہ ہوں" وغیرہ۔

آپ کو فارسی زبان پر بہت عبور تھا۔ حضرت مولوی عبیداللہ صاحب بسمل مرحوم جو فارسی کے عالم فاضل اور شاعر تھے اور ان کے ننھال سے قریبی رشتہ دار تھے۔ اکثر ان کی صحبت میں بیٹھتے تھے۔ آپ آخری عمر میں بھی نمازوں کیلئے جودہامل بلڈنگ نماز باجماعت ادا کرنے کیلئے باقاعدہ جاتے۔

۵/ جون ۱۹۶۸ء کو سینے میں درد محسوس ہوا ڈاکٹروں نے بتایا کہ دل کا شدید حملہ ہے۔ اور اگلے روز ۶/ جون کو وفات پاگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ انہوں نے اپنے بچوں کو دو روز قبل بتادیا تھا کہ ان کا آخری وقت آگیا ہے۔ اور خدا کے حضور حاضر ہونے والے ہیں۔ اگلے روز ۷ جون کو بعد نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی اقتدا میں ہزاروں افراد نے ربوہ میں نماز جنازہ ادا کی اور آپ بہشتی مقبرہ قطعہ صحابہ میں دفن ہوئے۔ آپ کا جنازہ غائب مسجد دارالذکر لاہور میں بھی ادا ہوا۔ ۲۱/ جون کو مسجد احمدیہ لائلپور میں اور ۲۸ جون کو آپ کا جنازہ غائب قادیان میں جمعہ کی نماز کے بعد درویشوں نے پڑھا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور مرحوم کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے اور آپ کی خوبیوں سے وافر حصہ پانے کی طاقت عطا فرمائے۔ آمین۔

★۔ مکرمہ شکیلہ بیگم صاحبہ کرڈاپلی تحریر کرتی ہیں کہ اُن کے خاوند کو بلڈ شوگر ہوگیا ہے علاج جاری ہے مگر ابھی تک کوئی فائدہ نہیں ہوا کمزوری بھی کافی ہو گئی ہے۔ کامل شفاء کیلئے اور اہل و عیال کی دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر ۵۰ روپے)

تقریب نکاح و رخصتانہ

میری بیٹی عزیزہ مسرت سلطانہ کا نکاح عزیزم سجاد حیدر ابن مکرم حیدر علی صاحب ایڈوکیٹ، دیوگھر کے ساتھ مکرم مولوی نصیر الحق صاحب نے ۹۸-۴-۱۴ کو مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر خاکسار کے مکان پر پڑھا۔ دوسرے دن صبح ۱۰ بجے تقریب رخصتانہ اجتماعی دُعاؤں کے ساتھ عمل میں آئی۔ الحمدللہ۔

رشتہ کے جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دردمندانہ درخواست دُعا ہے۔

(اعانت بدر ۱۵۰ روپے) ناصر احمد نائب صدر و زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ جمشید پور بہار)

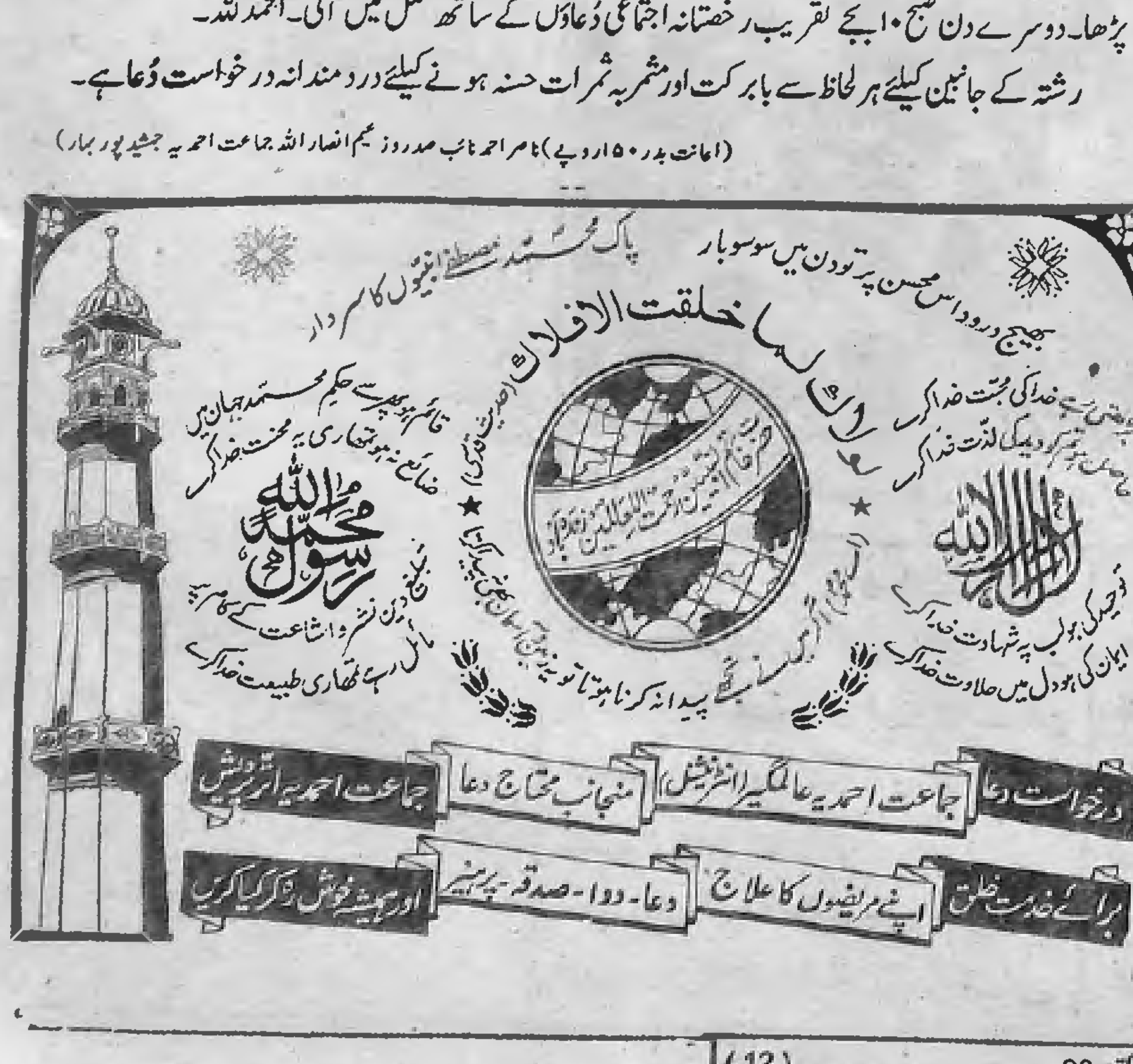

ایک پیغامی بھائی کیلئے ہمدردانہ خط!

از محترم مولوی عنایت اللہ صاحب [illegible] قادیان

”تین صفحات پر مشتمل آپکی مورخہ 15.9.98 کی چٹھی جس کے ذریعہ آپ نے ہی پہل کی ہے موصول ہوئی۔ بالکل اسی طرح سابق میں بھی آپ لوگوں کی طرف سے پہل کی جاتی رہی ہے۔ خصوصاً ایسے مواقع پر جب قادیان دارالامان سے مبلغین کرام یہاں تشریف لاتے رہے۔ مورخہ 14.9.95 کی بات چیت کے دوران آپ کا یہ کہنا کہ آپ کو بات چیت کیلئے بلایا گیا ہے اس میں بھی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ ہماری طرف سے تو مورخہ 14.9.95 کی مجلس کی طرح متعدد مرتبہ واشگاف الفاظ میں آپ لوگوں کو اس قسم کی بحث سے منع کیا جاتا رہا ہے۔ کیونکہ آپ لوگوں کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ نبوت کے تعلق میں وضاحت کے ساتھ ہر بار حضور علیہ السلام کی تحریرات بتائی۔ سنائی اور دکھائی جاتی رہی ہیں اس کے مقابل پر آپ لوگ ہز بار اسی بات کو دہراتے آئے ہیں کہ حضور علیہ السلام کا کوئی دعویٰ نبوت نہیں ہے۔ اور یہ کہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے از خود دعویٰ نبوت گڑھ کر حضور علیہ السلام کی طرف منسوب کیا ہے چونکہ آپ نے اپنی تحریر میں حضرت المصلح الموعودؓ کی ذات اقدس کو ہی زیر بحث لایا ہے اس لئے آپ کو یہ بتانا ضروری ہے کہ قرآن و حدیث بزرگان سلف کی پیشگوئیوں اور خود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک آپ کی ذریت طیبہ کا مقام کیا ہے۔

سورۃ الجمعۃ کی آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوا بِھِمْ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ کے تعلق میں صحابہؓ نے نبی کریم ﷺ سے دریافت فرمایا کہ یہ اخرین کون ہیں۔ حضور ﷺ نے حضرت سلیمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا لَوْکَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رَجُلٌ اَوْ رِجَالٌ مِنْ فَارِس (بخاری شریف) یعنی اگر ایک وقت ایمان ثریا تک بھی اڑ گیا تو اہل فارس کی نسل سے ایک یا ایک سے زیادہ لوگ اُسے واپس لے آئیں گے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعلق ایک مشہور مغل خاندان سے ہے جو فارسی الاصل ہے اس تعلق میں تفصیلات کیلئے سیرت کی کتب کا مطالعہ ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ”اور میں خدا سے وحی پاکر کہتا ہوں کہ میں بنی فارس میں سے ہوں (ایک غلطی کا ازالہ)

نبی کریم ﷺ نے امت میں ظاہر ہونے والے مسیح اور مہدی کے تعلق میں یہ بھی فرمایا کہ یَنْزِلُ عِیْسٰی ابْنُ مَرْیَمَ اِلَی الْاَرْضِ یَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُلَہٗ (مشکوٰۃ مجتبائی صفحہ 480 باب نزول عیسیٰ علیہ السلام) حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لائیں گے اور شادی کریں گے اور ان کو اولاد دی جائے گی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

”آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر فرمایا کہ مسیح موعود شادی کریں گے اور اُن کے ہاں اولاد ہوگی۔ اس میں اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ایسا نیک بیٹا عطا کرے گا جو نیکی کے لحاظ سے اپنے باپ کے مشابہ ہوگا نہ کہ مخالف اور وہ اللہ تعالیٰ کے معزز بندوں میں سے ہوگا“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 578)

ایک اور مقام پر حضور علیہ السلام اسی پیشگوئی پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ”یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود کی اولاد ہوگی یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا اُسکی نسل سے ایک شخص کو پیدا کرے گا جو اس کا جانشین ہوگا۔ اور دین اسلام کی حمایت کرے گا جیسا کہ میری بعض پیشگوئیوں میں خبر آچکی ہے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 312)

حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب ولی جوامت مسلمہ کے مشہور صاحب کشف والہام بزرگ تھے آپ نے مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کی پیشگوئی منظوم کلام میں فرمائی ہے۔ مسیح موعود کے ظہور سے قبل کے انقلابات کا نقشہ کھینچ کر آپ کے زمانہ اور نام کی تعیین یوں فرمائی ہے فرماتے ہیں۔

احمد و دال مے خوانم
نام آں نامدار مے بینم

پھر فرماتے ہیں۔

دورِ اُو چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

یعنی جب مسیح موعود کا زمانہ کامیابی کے ساتھ گزر جائے گا تو اس کے نمود پر اس کا بیٹا یادگار رہ جائے گا۔

(الاربعین فی احوال المھدیین از حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ مطبوعہ نومبر 1851 مصری گنج کلکتہ)

یہود کی شریعت کی بنیادی کتاب ”طالمود“ میں لکھا ہے۔

”یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ (یعنی مسیح) وفات پاجائے گا اور اس کی سلطنت اس کے بیٹے اور پوتے کو ملے گی اس رائے کے ثبوت میں یسعیاہ باب 42 آیت 4 کو پیش کیا جاتا ہے جس میں کہا گیا ہے وہ ماندنہ ہوگا اور ہمت نہ ہارے گا جب تک کہ عدالت کو زمین پر قائم نہ کرے“۔

(طالمود مرتبہ جوزف برکلے باب پنجم مطبوعہ لنڈن 1878ء)

حضرت زرتشت علیہ السلام کی بھی بڑی واضح پیشگوئی ہے جس میں یہ ذکر موجود ہے کہ آخری زمانہ کا موعود جب آئے گا تو اس کی اولاد میں سے کوئی اس کا جانشین ہوگا۔

ان چند عظیم الشان پیشگوئیوں کے ذکر کے بعد میں چاہتا ہوں کہ آپ حضرت مسیح موعود کے ان دعائیہ کلمات کا بغور مطالعہ کریں جو حضور علیہ السلام نے اپنی اولاد کیلئے فرمائے ہیں۔ چند اشعار درج ذیل ہیں اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہو حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں۔

تو نے یہ دن دکھایا محمود پڑھ کے آیا
دل دیکھ کر یہ احسان تیری ثنائیں گایا
صد شکر ہے خدایا صد شکر ہے خدایا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
یہ تین جو پسر ہیں تجھ سے ہی یہ ثمر ہیں
یہ میرے بار و بر ہیں تیرے غلام در ہیں
کر انکو نیک قسمت دے ان کو دین و دولت
کر ان کی خود حفاظت ہو ان پہ تیری رحمت
لخت جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
اس کے ہیں دو برادر انکو بھی رکھیو خوشتر
تیرا بشیر احمد تیرا شریف اصغر
یہ تینوں تیرے بندے رکھیو نہ ان کو گندے
کر ان سے دور یارب دنیا کے سارے پھندے
اے واحد و یگانہ اے خالق زمانہ
میری دعائیں سن لے اور عرض چاکرانہ
تیرے سپرد تینوں دیں کے قمر بنانا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
یہ تینوں تیرے چاکر ہوویں جہاں کے رہبر
یہ ہادی جہاں ہوں یہ ہوویں نور یکسر
اہل وقار ہوویں فخر دیار ہوویں
حق پر نثار ہوویں مولیٰ کے یار ہوویں
بابرگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان تمام دعاؤں کو جو آپ نے اپنی ذریت طیبہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور کیں شرف قبولیت بخشا اور اللہ تعالیٰ نے اس اولاد کو مبشر اولاد قرار دیا۔ جس کا اظہار سیدنا حضرت اقدس علیہ السلام نے اس طرح فرمایا ہے۔

خدایا میرے پیارے خدایا
یہ کیسے ہیں تیرے مجھ پر عطایا
خدا نے چار لڑکے اور یہ دختر
عطا کی پس یہ احساں ہے سراسر
دیئے ہیں تو نے مجھ کو چار فرزند
اگرچہ مجھ کو بس تجھ سے ہے پیوند
میرے مولیٰ میری یہ اک دعا ہے
تیری درگاہ میں عجز و بکا ہے
مری اولاد جو تیری عطا ہے
ہر ایک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے
خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں شمشاد
خبر مجھ کو یہ تو نے بارہا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ
میری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہیں
یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے
بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان پیشگوئی دربارہ المصلح الموعودؓ جو حضرت اقدس کو چالیس روزہ ہوشیار پور کی چلہ کشی کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئی اس کے پر شوکت اور عظیم المرتبت الفاظ جو سب کے سب سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود کی ذات اقدس کے ذریعہ پورے ہوئے ہیں خلوص دل سے پڑھنے والے کیلئے بطور نشان کافی ہیں۔

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 26-3287

مصلح موعود والی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ سو قدرت اور رحمت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے"

"سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک ذکی غلام لڑکا تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے ہوگا۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے"

وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا۔ تیری ذریت منقطع نہ ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔

(اشتہار 20 فروری 1886ء)

مندرجہ بالا جملہ الٰہی بشارات جو قرآن مجید۔ رسول پاک ﷺ۔ بزرگان سلف اور خود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے پاکر دنیا کو دی ہیں ان کی بناء پر جماعت احمدیہ قادیان کا ہر فرد حضور علیہ السلام کی ذریت طیبہ کے بارے یہ کامل اعتقاد رکھتا ہے کہ مذکورہ جملہ بشارات کی مصداق ہے۔ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ برحق المصلح الموعود اور دوسرے خلیفہ ہیں۔ سیدنا حضرت مرزا ناصر احمدؒ تیسرے اور سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برحق چوتھے خلیفہ ہیں جن کی قیادت میں جماعت دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتی چلی جارہی ہے۔ سال 95-1994 میں بفضلہ تعالیٰ ساڑھے آٹھ لاکھ سعید روحیں کل دنیا میں جماعت میں داخل ہوئی ہیں۔ دنیا بھر کے 150 ممالک میں جماعت کے مشن سرگرم عمل ہیں خلافت کے اس دور میں تو تمام دنیا الٰہی عظیم الشان نشانات دیکھتی آرہی ہے۔ جو خلافت احمدیہ کی صداقت پر روشن دلیل ہیں۔

خلفاء مسیح موعود علیہ السلام کی ہر بات برحق اور اللہ تعالیٰ سے تائید یافتہ ہے جنہیں سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ سے۔ کامل توجہ کے ساتھ اور اس کی طرف مائل ہو کر ہدایت چاہے۔ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ أَنَابَ (الرعد آیت 28) جو اللہ تعالیٰ کی طرف مائل ہو کر (ہدایت طلب کرتا ہے) اللہ تعالیٰ اس کی اپنی طرف راہنمائی فرماتا ہے۔

ہدایت اللہ کے اذن سے حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مقابل پر اپنی عقلوں پر یقین رکھنے والوں کے بارے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا "عقل تو خود اندھی ہے گر نیر الہام نہ ہو" اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تُؤْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ O (یونس آیت 101)

اللہ تعالیٰ کے اذن کے سوا کسی شخص کے اختیار میں نہیں کہ وہ ایمان لے آئے اور وہ اپنا غضب ان لوگوں پر نازل کرتا ہے جو عقل رکھتے ہوئے اس سے کام نہیں لیتے۔

اس کے ساتھ ساتھ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء عظام کی تحریرات کو سمجھنے کیلئے انسان کو تعصب کی عینک اتار پھینکنی ہوگی۔ دلوں کو بغض اور کینہ سے پاک صاف کرنا ہوگا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ایسے انسان کیلئے جو تذبذب میں ہو۔ دلائل۔ معجزات الٰہی نشانات اور تحریرات سے تسلی نہ پاتا ہو فرمایا ہے کہ وہ اپنے آپ کو تعصب بغض و عناد سے پاک کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جائے اور اسی سے تسلی و تشفی چاہے فرمایا ہے کہ ابھی چالیس روز نہیں گذریں گے کہ اللہ تعالیٰ اس کی تسلی تشفی فرمائے گا۔ آپ کی تحریر کے مطابق آپ بھی تذبذب میں ہیں۔ شکوک وشبہات آپ کے دل میں ہیں۔ تسلی و تشفی نہیں پارہے جبکہ آپ نے بمطابق آپ کی تحریر۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرلیا ہے۔ اس کے بعد اب یہی ایک راہ ہے کہ آپ دل و دماغ کو پاک صاف کر کے اللہ کے حضور جھکیں۔ مکمل انابت الی اللہ کے ساتھ اس سے تسلی و تشفی چاہیں۔ ایسی صورت میں ضرور اللہ تعالیٰ آپ کی تسلی و تشفی فرمائے گا۔

بصورت دیگر اللہ کی تقدیر صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ O اور خَتَمَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَعَلَى سَمْعِهِمْ وَعَلَى أَبْصَارِهِمْ کے ہی رنگ میں ظاہر ہوگی۔ ہماری تو دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو انابت الی اللہ کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

محترمی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان پیشگوئی دربارہ المصلح الموعود کے مقابل پر معاند اسلام و معاند رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم یعنی پنڈت لیکھرام نے افتراء علی اللہ کرتے ہوئے جو کچھ لکھا وہ بھی ملاحظہ کریں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بشارت دی کہ۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا" اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پنڈت لیکھرام پشاوری نے لکھا کہ:۔

"خدا نے یہ فقرہ سن کر مسکرا کر فرمایا کہ تو اس فریب کو سمجھا؟ عرض کیا کہ میں تو دو کوس کے فاصلہ پر رہتا ہوں۔ مجھے کیا معلوم ہے۔

کیا واقعی لڑکا ہوگا؟ فرمایا نہیں لڑکی۔ مگر اپنا الہام سچا کرنے کو مرزا اس وقت ضرور فریب کھیلے گا اور اسی وقت ہم تجھ کو اطلاع دیں گے"۔

اور بہت ساری بکواس کے بعد (جسے اگر آپ پڑھنا چاہیں تو کلیات آریہ مسافر حصہ سوم حاصل کر کے پڑھ سکتے ہیں) پنڈت لیکھرام نے پیشگوئی کی کہ "خدا کہتا ہے میں مرزا کی ذریت کو منقطع کروں گا اور نحوست دوں گا" آگے لکھتا ہے۔

"آپ کی ذریت بہت جلد منقطع ہو جائے گی غایت درجہ تین سال تک شہرت رہے گی۔

(کلیات آریہ مسافر حصہ سوم)

اب آپ مقابلہ کریں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کا اور پنڈت لیکھرام کے خرافات کا اور پھر ان کے نتائج کا۔ اس کے بعد فیصلہ کریں کہ آپ نے اسی مقام پر رہنا ہے جو آپ کو معاندین اسلام کی طرف لے جاتا ہے یا حضور علیہ السلام کی اپنی ذریت سے متعلق ان الٰہی بشارات جن کا ایک ایک لفظ پورا ہوا ہے کا مصداق بن کر اس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی الٰہی رحمتوں اور برکتوں کا وارث بننا ہے۔ یہ فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔

جماعت احمدیہ قادیان تو حضور علیہ السلام کی تمام ان بشارات کی مصدق بن کر اور خلافت حقہ اسلامیہ سے وابستہ ہو کر آیت استخلاف میں بیان تمام برکات کی وارث بن چکی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ۔ ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ۔

تھوڑا سا اس طرف بھی اشارہ کردوں تفصیلات آپ خود تلاش کریں گے کہ خلافت حقہ اسلامیہ سے چھ سال تک ایمان کا دعویٰ کرنے کے بعد اس سے انحراف کرنے والے اس انکار کے نتیجہ میں کہاں پہنچ چکے ہیں۔ اس انکار کے نتیجہ میں اب انہوں نے ایسے ایسے عقائد گھڑلئے ہیں جن کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو کیا حضرت نبی کریم ﷺ قرآن مجید اور اسلام بھی ان کے ہاتھوں سے جاچکا ہے۔ اب سب کچھ صرف نام کا باقی ہے۔ یہ مقام انتہائی قابل رحم اور خوف کا مقام ہے اللہ تعالیٰ ہی اس کے عواقب سے بچائے تو بچائے ورنہ بچنے کی اور کوئی صورت نہیں رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی فضل فرمائے آمین۔

اب میں پھر آپ کی توجہ آپ کی تحریر مورخہ 15.9.95 کیطرف مبذول کرنا چاہتا ہوں۔ مورخہ 14.9.98 کی بات چیت کے دوران قرآن مجید کی روشنی میں بات ہوئی تھی زبانی شرائط کی پابندی نہ کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کو بھی زیر بحث لایا گیا اور اب آپ اپنی تحریر 15.9.98 میں سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی تحریرات پر آگئے ہیں۔ جبکہ بات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی الہامات و تحریرات کی ہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیف تریاق القلوب میں ہی پیشگوئی دربارہ المصلح الموعود کی ہی بحث میں جب مخالفین کی طرف سے اس بارہ میں اعتراضات ہوئے فرمایا کہ۔

"ہم اپنی اجتہادی باتوں کو خطا سے معصوم نہیں سمجھتے۔ ہمیں ملزم کرنے کیلئے ہمارا کوئی الہام پیش کرنا چاہیے۔

(تریاق القلوب صفحہ ۱۴۰-
روحانی خزائن جلد نمبر ۱۵ صفحہ 155-154)

کتاب تریاق القلوب کی بعض تحریرات جو آپ حضرات کیلئے باعث ابتلاء بنی ہوئی ہیں کاش کہ آپ حضرات نے کتاب کو بغور پڑھا ہوتا کتاب خود بتاتی ہے کہ یہ کتاب حضور اقدس علیہ السلام نے 1899 میں تصنیف فرمائی ہے۔ البتہ آخری چند صفحات جو دو یا تین سے زیادہ نہیں ہیں حضور علیہ السلام نے 1902ء میں تحریر فرمائے اور کتاب کی اشاعت بھی 1902ء میں ہی ہوئی۔ یہ چیز بارہا آپ سب کو بتائی جاچکی ہے لیکن اس کے باوجود اس بات کو بار بار آپ کی طرف سے دہرایا جاتا ہے۔ جو کہ قابل افسوس امر ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی تصنیف حقیقۃ الوحی کے صفحہ 150 پر فرماتے ہیں۔"

میں تو خدا تعالیٰ کی وحی کی پیروی کرنے والا ہوں۔ جب تک مجھے اس سے علم نہ ہوا میں وہی کہتا رہا جو اوائل میں میں نے کہا اور جب مجھ کو اس کی طرف سے علم ہوا تو میں نے اس کے مخالف کہا میں انسان ہوں مجھے عالم الغیب ہونے کا دعویٰ نہیں۔ بات یہی ہے جو چاہے قبول کرے یا نہ کرے میں نہیں جانتا کہ خدا نے ایسا کیوں کیا"۔

مذکورہ عبارت سے قبل فرماتے ہیں:۔

"میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے۔ اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا میں اس کو جزوی فضیلت قرار دیتا تھا" آگے فرمایا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے اوپر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔ روحانی خزائن جلد نمبر 22 حقیقۃ الوحی صفحہ 152 تا 154

جو آپ علیہ السلام پر نازل ہوتی رہی آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام ابتداء سے ہی ایک پہلو سے اُمتی اور ایک پہلو سے نبی تھے۔

یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضور علیہ السلام اپنی تصنیف "ایک غلطی کا ازالہ" میں ایک شخص کے اعتراض پر کہ آپ نے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ کسی احمدی کے محض انکار کے الفاظ میں جواب دینے پر فرمایا کہ "ایسا جواب صحیح نہیں" آپ علیہ السلام نے تفصیلاً فرمایا۔ (باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)

طالبان دعا:
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 بینٹنگ لین کلکتہ 700001
دکان- 248-5222, 248-1652
رہائش 243-0794, 27-0471

ارشاد نبوی
خَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰى
سب سے بہتر زاد راہ تقویٰ ہے
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

☎ 543105
STAR
CHAPPALS
WHOLE-SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP. BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

شیر لا ساونت واڑی : جماعت احمدیہ شیر لا ساونت واڑی نے ۱۰ر جولائی کو زیر صدارت مکرم یوسف خان صاحب صدر جماعت احمدیہ جلسہ کیا۔ تلاوت، نعت خوانی کے بعد مختلف احباب نے تقاریر کیں۔ مردوں کے علاوہ عورتوں نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی آخر پر شیرینی تقسیم کی گئی۔

موتی ہاری : ۸ جولائی کو جماعت احمدیہ موتی ہاری (بہار) نے زیر صدارت مکرم محمد عبد الباقی صاحب صدر جماعت احمدیہ جلسہ کیا۔ مکرم محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ کی تلاوت و مکرم رحمت اللہ صاحب کی نعت خوانی کے بعد مکرم حیدر علی صاحب معلم سلسلہ، مکرم مولوی سید عزیز احمد اسلم مبلغ سلسلہ، مکرم مولوی محمد کلیم خان صاحب، اور خاکسار نے تقریر کی۔

اسی طرح بچوں میں سے عزیز سید کاشف احمد اور عزیزات عطیۃ القدوس، عطیۃ القدیر نے نعت پڑھی۔ صدارتی خطاب کے بعد حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ گھروں پر چراغاں بھی کیا گیا۔ جلسہ میں غیر احمدی احباب کے علاوہ بالخصوص مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب نیشنل پریذیڈنٹ نیپال نے بھی شرکت کی۔

(سید طفیل احمد شہباز مبلغ سلسلہ)

ننگرانہ (ہریانہ) : جماعت احمدیہ ننگرانہ نے ماہ جولائی میں زیر صدارت مکرم جگر صاحب جلسہ کیا۔ تلاوت مکرم بشیر خان صاحب نے کی خاکسار کی تقریر اور اجتماعی دُعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ آخر پر مٹھائی تقسیم کی گئی۔ قریبی جماعتوں کے احباب بھی شریک ہوئے۔ (امان علی مبلغ سلسلہ)

امروہہ (یوپی) :- خاکسار شرافت احمد خان کی صدارت میں جلسہ کا آغاز ہوا بعد تلاوت و نظم تقاریر ہوئیں جن میں مکرم طاہر احمد صاحب مکرم منور احمد صاحب مکرم فراست علی صاحب مکرم شمس الدین صاحب امروہی متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان مکرم فرید عالم صاحب بشارت احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان مکرم نفیس احمد صاحب اور مکرم محمد راشد صاحب صدر جماعت نے حصہ لیا۔ صدارتی خطاب کے بعد جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

ڈنگوہ (ہماچل پردیش) :- مورخہ 10.7.97 بعد نماز مغرب احمدیہ مسجد میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ مکرم لال دین صاحب کی صدارت میں منعقد کیا گیا۔ بعد تلاوت و نظم دو تقاریر مکرم مولوی سفیر احمد صاحب اور خاکسار محمد نذیر مبشر کی ہوئیں۔

شورت :- یکم تا گیارہ ربیع الاول روزانہ بعد نماز مغرب جلسہ کیا گیا۔ جس میں عبد السلام انور۔ ماسٹر عبد العزیز۔ عبد المنان۔ غلام نبی مبارک احمد عابد۔ فیاض احمد۔ ریاض احمد۔ سریر احمد لون نثار احمد بٹ داؤد احمد شاد۔ عبد الرحمٰن انور نے تقاریر میں حصہ لیا۔ 13 ربیع الاول کو احمدیہ انسٹی ٹیوٹ میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا اور سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر ہوئیں۔

کاٹراپلی : ۵ر جولائی کو کاٹراپلی سرکل وارنگل میں جلسہ ہوا جلسہ کی صدارت مکرم محمد کلیم اللہ صاحب صدر جماعت نے کی۔ مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب بنگالی کی تلاوت اور مکرم حافظ کے ٹی محمد علی کی نظم خوانی کے بعد عزیز شبیر احمد صاحب یعقوب مکرم مولوی عبد المنان صاحب مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب۔ اور خاکسار نے تقریر کی۔ جبکہ محمد اکبر نے نظم پڑھی۔ آخر پر صدر اجلاس نے نہایت ایمان افروز خطاب فرمایا۔

(سید رسول نیاز نائب نگران آندھرا)

دہلی :- ۱۲ر جولائی کو مسجد احمدیہ دہلی میں زیر صدارت مکرم سید طارق احمد صاحب سیکرٹری تحریک جدید جلسہ ہوا۔ مکرم قریشی رشید احمد صاحب کی تلاوت کے بعد مکرم شاکر حسین صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ بعدہ مکرم داؤد احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ مکرم مولوی سید عزیز احمد صاحب مبلغ سلسلہ۔ خاکسار و محترم انصار احمد صاحب صدر جماعت نے تقریر کی۔ اس کے ساتھ ہی لجنہ اماء اللہ کا اپنا الگ اجلاس ہوا۔

(سید کلیم احمد مبلغ سلسلہ)

لجنہ و ناصرات الاحمدیہ قادیان کی طرف سے ایک تربیتی جلسہ کا انعقاد

زیر صدارت محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مستری محمد حسین صاحب درویش مرحوم اس جلسہ کا انعقاد ہوا۔ بعد تلاوت و نظم اس اجلاس کی پہلی تقریر محترمہ شمیم بیگم صاحبہ سوز نے "تربیت اولاد" کے موضوع پر کی۔ اس اجلاس کی دوسری اور آخری تقریر محترمہ امۃ العلیم صاحبہ کی "اسلامی پردہ اور اس کی اہمیت" کے عنوان سے ہوئی۔

آخر پر مقامی صدر صاحبہ نے تمام ماؤں کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ارشاد کی روشنی میں تربیت اولاد کے متعلق نصائح فرمائیں اس کے بعد صدر اجلاس نے دُعا کرائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(نسیم اختر صاحبہ صدر حلقہ مسجد مبارک)

ہفتہ قرآن مجید ناصرات الاحمدیہ خانپور ملکی

خدا کے فضل و کرم سے ناصرات الاحمدیہ خانپور ملکی نے بڑے جوش و خروش سے ہفتہ قرآن مجید کا انعقاد کیا جس میں سو فیصد ناصرات نے حصہ لیا۔ جلسہ کا آغاز ۳۰ جولائی بعد نماز ظہر ہوا۔ تلاوت و نظم اور مختلف عناوین پر تقاریر ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر مساعی کو بابرکت کرے۔ آمین

کانپور میں تربیتی و تحریک جدید کا جلسہ

الحمد للہ کانپور میں ۹ اگست کو جلسہ تحریک جدید و تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں ۱۴ ممبرات نے حصہ لیا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ بعدہ محترمہ شگفتہ ناز صاحبہ نے عہد دہرایا۔ محترمہ نیلم کوثر صاحبہ نے نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ شاہدہ پروین صاحبہ نے "اسلامی فتوحات کی کلید تحریک جدید" کے عنوان پر مضمون پڑھا۔ اسی طرح شگفتہ ناز صاحبہ نے "تحریک جدید کے ذریعہ نیپال میں جماعت احمدیہ کا نفوذ" محترمہ گلریز بانو صاحبہ نے "امام مہدی اور یوم الجمعہ" کے عنوان پر، شائقہ پروین صاحبہ نے "تحریک جدید الٰہی تحریک" کے عنوان سے اور "تحریک جدید کے اغراض و مقاصد" کے عنوان سے دو ممبرات محترمہ امۃ الکریم ناز و محترمہ ساجدہ پروین صاحبہ نے تقاریر کیں۔ آخر پر صدر صاحبہ نے دُعا کرائی اور اس کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(شگفتہ ناز سیکرٹری لجنہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"ہر وقت دُعا کرتے رہنا چاہئے تا دنیا کی آفات سے بچے رہو ایمان سلامت رہے اور رضوان الٰہی حاصل ہو" (البلاغ المبین صـ ۱۶)

بقیہ صفحہ : (۱۴)

"جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت . . . انکار کیا ہے صرف ان معنوں میں کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں مگر ان معنوں سے میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطے سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں۔

نیز فرمایا: "اگر کوئی شخص اس وحی الٰہی پر ناراض ہو کہ خدا تعالیٰ نے میرا نام نبی اور رسول رکھا ہے تو یہ اس کی **حماقت** ہے کیونکہ میرے نبی اور رسول ہونے سے خدا کی مہر نہیں ٹوٹی"۔

اب اس خط کے آخر پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہی عظیم الشان دو تحریرات جو پیشگوئی کا بھی اپنے اندر رنگ رکھتی ہیں درج کر کے اسے ختم کرتا ہوں۔ ان تحریرات کا ایک ایک لفظ تقاضا کرتا ہے کہ اس پر صحت نیت اور مخلصانہ ذل کے ساتھ غور کیا جائے اور پھر اللہ تعالیٰ سے راہنمائی چاہی جائے۔

پیشگوئی دربارہ المصلح الموعودؓ جو صرف ایک بیٹے کی پیدائش کی پیشگوئی نہیں تھی بلکہ ایک ایسے عظیم الشان فرزند کی ولادت کی خوشخبری تھی جس کے آنے سے ایک روحانی انقلاب کی داغ بیل ڈالی جانی تھی چنانچہ وہ روحانی انقلاب آچکا ہے اسی ضمن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے معترضین کو جو جواب دیا ہے وہ آپ علیہ السلام کے ہی الفاظ میں پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

عبارت کا کچھ حصہ ذیل میں تحریر کرتا ہوں مکمل عبارت کیلئے کتاب تبلیغ رسالت جلد اوّل کا صفحہ 74، 73 اور اشتہار 20 مارچ 1886ء مندرجہ مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 114-115 کا مطالعہ کریں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

"اس جگہ آنکھیں کھول کر دیکھ لینا چاہئے کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفےٰ ﷺ کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کیلئے ظاہر فرمایا ہے اور در حقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے .... مگر اس جگہ بفضلہ تعالیٰ و احسانہ و برکت حضرت خاتم الانبیاء ﷺ خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیائے موتی کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔

(تبلیغ رسالت جلد اوّل صفحہ 73-74)

گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت المصلح الموعودؓ کے وجود کو نبی پاک ﷺ کا معجزہ قرار دیا ہے۔ اور اس کے منکرین یا اس معجزہ سے ناخوش ہونے والوں کو مرتد قرار دیا ہے۔ اب آپ غور کریں کہ اس زمرہ میں آنے والے لوگوں کیلئے کتنا بڑا خوف کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی عقل و سمجھ عطا فرمائے آمین۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس اقتباس پر جو پیشگوئی کا بھی اپنے اندر پہلو رکھتا ہے اس خط کو ختم کرتا ہوں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کیلئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اُسکو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا۔ اور اُس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے سو اُن دنوں کے منتظر رہو۔ اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اُس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے۔ یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے۔ جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے"۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان روز روشن کی طرح واضح اپنی اولاد اور خصوصاً حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ المصلح الموعود بارے ارشادات کے ہوتے ہوئے آپ لوگ جس مقام پر کھڑے ہیں وہ انتہائی خوف کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں پر رحم فرمائے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی خلافت جو منہاج نبوت پر قائم ہے کے مقام اور مرتبہ کو سمجھنے اور سیدنا حضرت رسول کریم ﷺ کے ارشاد کی تعمیل میں ان کی بیعت میں شامل ہونے کی توفیق فرمائے آمین۔

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N 61/57

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt Gurdaspur Punjab (INDIA)

Vol - 47 Thursday, 1st Oct 1998 Issue No : 40

☎ (091) 01872-20757
20091
FAX (091) 01872-20105

جلسہ سالانہ قادیان سے واپسی کیلئے ریلوے ریزرویشن

Railway Reservation

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان ۷-۶-۵ دسمبر ۱۹۹۸ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ جو احباب جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کا ارادہ رکھتے ہوں اُن کی سہولت کیلئے نظامت ریزرویشن کی طرف سے حسبِ سابق امسال بھی واپسی ریزرویشن کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو احباب اِس سہولت سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں اُن سے درخواست ہے کہ وہ اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ دفتر جلسہ سالانہ میں ۱۵ نومبر تک ارسال کردیں۔ اور ساتھ ہی مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام مع تفصیل رقم بھی بھجوادیں۔ یاد رہے کہ اس وقت ریلوے ریزرویشن ۶۰ دن پہلے کرانے کی سہولت موجود ہے۔

From Station..................To..............Date.........Train No..........

Class..................Seat or Berth..................

Name......................................M/F...........Age..........

اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو اور یہ مبارک سفر ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین

افسر جلسہ سالانہ قادیان

مضمون نگار اور شعراء حضرات کی خدمت میں

مضامین نظمیں ورپورٹیں بھجوانے والے حضرات سے گذارش ہے کہ اپنی نگارشات کو بھجواتے وقت درج ذیل امور مدنظر رکھیں۔

☆- لکھائی خوشخط ہو شکستہ لکھائی والے مضامین کمپوز کرتے وقت بہت سی غلطیاں رہ جاتی ہیں۔

☆- اگر مضمون میں عربی عبارات ہوں تو ان کے اعراب ضرور لگائے جائیں۔

☆- آیات قرآنیہ احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی کتب و خطبات نیز دیگر مصنفین کی کتب سے اقتباسات پوری احتیاط کے ساتھ نقل کئے جائیں نیز ان کے مکمل حوالے، صفحہ نمبر کتاب کا نام سن اشاعت مصنف کا نام ایڈیشن اور مطبع کا نام ضرور لکھیں اخبار کی صورت میں صفحہ نمبر اخبار کا شمارہ تاریخ ماہ اور سنہ نیز کہاں سے طبع ہوتا ہے ضرور لکھیں۔

☆- اکثر مضمون نگار غلط حوالے دے دیتے ہیں جو بسا اوقات یا تو ملتے ہی نہیں یا ادھورے ملتے ہیں اس سے ادارہ کا بہت سا وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں آپ کا مضمون شامل اشاعت نہ ہو سکے گا۔

☆- جو کتب و اخبارات عموماً میسّر نہیں ہوتیں ان کے حوالہ کی صورت میں اصل ٹائٹل و حوالہ کی فوٹو کاپی مضمون کے ساتھ ضرور بھجوائیں۔

☆- جملہ رپورٹیں جامع و مختصر ہوں غیر ضروری لمبی تفصیل سے احتراز کریں۔

☆- مضامین، خبریں ورپورٹیں صحیح معلومات اور کوائف پر مشتمل ہونی چاہئے۔ اگر کوئی امر حقیقت کے عکس ہو تو اس کی تمام تر ذمہ داری مضمون نگار پر ہوگی۔

☆- جو دوست بیرون ممالک سے اپنی نگارشات (منظوم و منثور) بھجواتے ہیں ان سے عرض ہے کہ بندہ اپنی جماعت کے امیر صاحب / صدر صاحب کی توسط سے بھجوایا کریں۔ بصورت دیگر ایسی نگارشات قابل اشاعت نہ ہوں گی۔

☆- اپنے مضامین یا نظموں کی نقول رکھ کر ادارہ کو بھجوایا کریں نا قابل اشاعت مسودات واپس بھجوانے کا ادارہ ذمہ دار نہیں ہوگا۔

امید ہے بدر میں شائع کرنے کیلئے اپنی نگارشات بھجوانے والے حضرات ان امور کی پابندی کرتے ہوئے ادارہ کے ساتھ تعاون فرمائیں گے۔ (ادارہ)

جرمنی میں لجنہ اماء اللہ کی سرگرمیاں

ریجن Pfalz میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلّم

ریجن Pfalz کی ممبرات لجنہ اماء اللہ نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد کیا۔ اس بابرکت جلسہ کا انعقاد Alzey کے شہر میں ہوا۔ پروگرام کا آغاز محترمہ شگفتہ طاہر صاحبہ نے تلاوت قرآن پاک سے کیا اور حدیث نبویؐ محترمہ ثمینہ لطیف صاحبہ نے پڑھی۔ ناصرات نے گروپ کی صورت میں جرمن نظم بہت اچھے انداز میں پیش کی۔ سیرت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسولؐ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی پر بہت مدلل تقاریر مختلف ممبرات نے کیں۔ ایک نظم کے بعد محترمہ رابعہ جاوید صاحبہ نے جرمن تقریر Lebenlauf des Propheten اور محترمہ آمنہ جاوید صاحبہ نے جرمن تقریر Personlichkeit und Charakter des Propheten کے موضوعات پر کیں۔ صدر لجنہ Pfalz نے درود شریف کی برکات و فیوض کے بارے میں سمجھایا اور مختلف سوالوں کے جواب دیئے آخر میں بیت بازی کا مقابلہ ہوا جو بہت دلچسپ رہا۔ پروگرام کے آخر پر کلوا جمیعا رکھا گیا۔ جلسہ کے اختتام پر دُعا ہوئی۔

(رپورٹ: شبنم قدوس، جنرل سیکرٹری)

ہمبرگ سٹی میں تعلیم القرآن کلاس کا انعقاد

۱۳ مئی کو ممبرات لجنہ اماء اللہ ہمبرگ سٹی نے بیت الرشید میں ایک روزہ تعلیم القرآن کلاس کا انعقاد کیا۔ اس کلاس میں مرکز سے آمدہ تعلیمی نصاب پڑھایا گیا۔ کلاس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جس کا اردو جرمن ترجمہ کیا گیا۔ درثمین سے نظم ترنم سے پڑھی گئی بعد ازاں قرآن کریم کی برکات و فیوض کے متعلق بتایا گیا اور یہ کہ زیادہ سے زیادہ ذکر الٰہی کی عادت ڈالنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "ہر قسم کی برکات قرآن کریم میں ہیں"۔ قرآن کریم کی فضیلت سمجھانے کے بعد تلفظ درست کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی اور ہر ممبر کا تلفظ درست کروایا گیا اور لفظی ترجمہ سکھایا گیا اس کے بعد نماز سادہ اور مترجم سنی گئی۔ نماز کے مسائل، فقہ کے مسائل سمجھائے گئے۔ درود شریف کی برکات پر حضور اقدس کے اسباق سے وضاحت کی گئی۔ نماز اور کھانے کے وقفہ کے بعد دوبارہ کلاس شروع ہوئی کچھ وقت سوال و جواب کیلئے مقرر ہوا اور ممبرات کے مختلف سوالوں کے جواب دیئے گئے۔ نماز، قرآن اور فقہ کے سوالوں پر مقابلہ بھی ہوا جس میں حلقہ HC-Moschee اوّل رہا۔ آخر میں بیت بازی کا مقابلہ بہت دلچسپ رہا۔ اس کلاس میں ریجنل صدر لجنہ ہمبرگ سٹی محترمہ نسیم ظہور صاحبہ کے ساتھ محترمہ امۃ القیوم صاحبہ نے اساتذہ کے طور پر پڑھایا۔ دُعا کے ساتھ کلاس کا اختتام ہوا اور پورے دن کا یہ پروگرام بہت کامیاب رہا۔

(رپورٹ: امۃ القیوم، ہمبرگ سٹی)

رسالہ
قومی تجارت
Business Directory

کشمیر سے لے کر کنیا کماری تک تجارتی رپورٹ گھر بیٹھے حاصل کرنے کیلئے بزنس ڈائریکٹری خریدیں اور اِس میں اپنے کاروبار کی تفصیل دیں۔

تازہ شمارہ کے خاص مضامین

(۱) کارخانہ لگانے کے طریق
(۲) مارکیٹ بزنس سنٹر کی تفصیل
(۳) نئے نئے روزگار
(۴) آپ کو بیرون ممالک بھیجنے والی بڑی کمپنیوں کے ایڈریس

چونکہ رسالہ پرائیویٹ ہے جماعتی نہیں اسلئے اس پتہ پر خط و کتابت کریں۔
مینجر قومی تجارت محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶- ضلع گورداسپور- پنجاب

دُعاؤں کے طالب:
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
کلکتہ

BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS

✆ : CITY-SHOWROOM: 27-2185/26-9893 WAREHOUSE: 343- 4006/4137 RESIDENCE: 26-2096/4696/27-8749 FAX: 91-33-27-1027